

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 22 جولائی 2022ء
بمطابق 22 ذی الحج 1443 ہجری صحیح گیارہ بجے منعقد ہوا۔
جناب مسند نشین، محمد ادریس مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ
اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ
قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾۔
(ترجمہ): اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف
دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو ﴿٩﴾ پھر جب نماز پوری ہو
جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ تمہیں
فلاح نصیب ہو جائے ﴿١٠﴾ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک
گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشا اور تجارت سے بہتر ہے اور
اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ﴿١١﴾۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ۔

Mr. Chairman: Item No. 2, 'Questions Hour':-----

جناب منور خان: جناب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مسند نشین: وروستو ٹی او کپہ کنہ؟ وروستو بہ ٹی او کپہ۔
Question No. 15338, Miss Shagufta Malik-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، وہ خلیق الرحمان صاحب کی والدہ وفات پا گئی ہیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کر لی جائے۔

جناب مسند نشین: خہ۔ منور خان صاحب! یو دعا او کپہ جی۔

جناب منور خان: سر بل خوک بہ ٹی او کپہ جی۔

جناب مسند نشین: مولایانو پارٹینی کبھی نہ ٹی خہ؟

جناب منور خان: خہ شوی دی، ولہی خوک وفات شوی دی؟

جناب مسند نشین: دا د خلیق صاحب والدہ وفات شوہی دہ۔ د خلیق صاحب والدہ وفات شوہی دہ۔

جناب منور خان: خوک وفات شوی دی؟

جناب مسند نشین: خلیق، خلیق نہ دے د ہغہ والدہ وفات شوہی دہ۔

جناب منور خان: خہ خہ۔

محترمہ گلہت با سمین اورکزئی: سر! ہغہ د کنڈی صاحب ہم یو قریبی عزیز وفات شوہی دے، ورسرہ د ہغوی د پارہ ہم دعا او کپہ۔

جناب مسند نشین: ہغہ بل دغہ ہم وفات شو؟

محترمہ گلہت با سمین اورکزئی: آؤ جی۔

جناب مسند نشین: خہ۔ منور خان صاحب تا سو دعا او کپہ۔

(اس مرحلہ پر دونوں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Chairman: 'Questions Hour': Question No. 15338, Miss Shagufta Malik.

* 15338 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دور جدید میں فنی تعلیم کو نئے خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمے نے کیا کیا عملی اقدامات اٹھائے ہیں؛

(ج) اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؛

(د) اور اس صوبے کی فنی تعلیم پر کیا کیا مثبت اثرات / نتائج مرتب ہوں گے؛

(ذ) اس ہدف کے حصول کے لئے کوئی خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ کمیٹی کے ممبران کے نام، فنی

قابلیت اور اب تک حاصل شدہ کامیابیاں / نتائج کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت)

(جواب وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) محکمے نے صوبے میں فنی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کی بہتری اور ترقی کے لئے درج ذیل اقدامات

اٹھائے ہیں:

تربیت اور منظوری:

(1) ٹریننگ کی صلاحیت کو 25000 سے بڑھا کر 35000 کر دیا گیا ہے۔ نئے ٹریڈز / کورس جیسے کہ جیمز اینڈ جیولری، فٹ ویئر اور لیڈر گڈز وغیرہ۔

(2) صوبہ کے پی کے تمام 62 اداروں میں روایتی تربیت کو جدید ترین اہلیت پر مبنی تربیت اور تشریح (CBT&A) سے تبدیل کر دیا گیا۔

(3) 36 TVET ادارے نیشنل ایکریڈیٹنگ باڈی (NAVITIC) کے ذریعے تسلیم کر لئے گئے۔

(4) GCT پشاور کو بین الاقوامی ایجنسی (APACC) اور GPL ہری پور اور GCT نوشہرہ نے رائن لینڈ یونیورسٹی جرمنی کے ساتھ تسلیم کیا۔

(5) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ سنٹر (GTITC) حیات آباد پشاور میں پہلے سنٹر آف ایکسی لینس (CoE) کا کامیابی سے افتتاح اور فعال کیا گیا ہے۔

اسکالر شپس اور انٹرن شپس:

(1) خیبر پختونخوا میں TVET سسٹم کو مضبوط بنانے کے لئے 3864 نوجوانوں کو وظائف کا پروگرام متعارف کرایا۔

(2) معروف صنعتوں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں میں 937 نوجوانوں کو انٹرن شپس کے مواقع۔
تدریسی شعبہ:

- (1) کل 1458 تدریسی و انتظامی عملے کو مقامی طور پر تربیت دی گئی ہے۔ (2015 سے)
- (2) کل 69 تدریسی و انتظامی عملے کو بین الاقوامی تربیت دی گئی ہے۔ (2015 سے)
- (3) خالی آسامیوں پر کل 604 عملہ بھرتی کیا گیا ہے۔

بنیادی ڈھانچہ/دیکھ بھال/ترقی:

- (1) 23 اداروں کی تزئین و آرائش / بحالی کی گئی ہے اور 14 اداروں کی جاری ہے۔
- (2) 08 اداروں کا انفراسٹرکچر مکمل ہو چکا ہے۔
- (3) 09 نئے ادارے قائم ہوئے ہیں۔
- (4) 4000 ملین کے نئے منصوبے لائن میں ہیں۔

لیبرز اور ورکشاپس کی اپگریڈیشن:

- (1) 47 سے زائد اداروں کو 280.24 ملین روپے مالیت کا جدید ترین سامان / مشینری فراہم کی گئی۔
- (2) 26 کمپیوٹر لیبارٹریز قائم / اپ گریڈ کی گئیں۔
- (3) پینے کے صاف پانی کو یقینی بنانے کے لئے کے پی ٹیوٹا نے 14 اداروں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے۔
- (4) بجلی کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 08 اداروں کی سولرائزیشن مکمل کر لی گئی ہے۔

کے پی ٹیوٹا کی ڈیجیٹلائزیشن:

- (1) 78 فیلڈ انسٹی ٹیوٹ اور ہیڈ آفس میں لائیو ہائیو میٹرک حاضری کا نظام اور رپورٹنگ متعارف کرایا۔
- (2) ڈیجیٹائزڈ ایم اینڈ ای سسٹم کے ذریعے سسٹم کے ذریعے رپورٹنگ سسٹم متعارف کرایا۔

پرائیویٹ سیکٹر:

- (1) فنی تعلیم کے انتظام میں صنعتکاروں / کاروباریوں کی شمولیت کے لئے 54 اداروں کی انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔
 - (2) اپرنٹس شپ ٹریننگ پروگرام کے لئے 279 اپرنٹس کو 26 مختلف فرموں کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔
 - (3) تربیت یافتہ افراد کی آن دی جاب ٹریننگ کے لئے MoUs 83 مقامی صنعت کے ساتھ دستخط کئے گئے ہیں۔
 - (4) انڈسٹریز / فرم / بزنس میں 630 سے زائد طلباء کو رکھا گیا ہے۔
 - (5) 2579 تربیت یافتہ ملازمین کو مختلف کمپنیوں / صنعتوں کے ساتھ رکھا گیا۔
- عطیہ کرنے والوں کو متوجہ کرنا:**

- (1) چار سدہ، باجوڑ اور مہمند کے اضلاع میں ٹیونا سلسلے کو مالی اور تکنیکی مدد فراہم کرنے کے لئے سولس کارپوریشن کے ساتھ ایم او پر دستخط کئے گئے۔
 - (2) گلہار میں آئی ٹی سفر اور دیر اپر میں دو من وو کیشنل سفر کے قیام کے لئے سولس انٹرنیشنل کے ساتھ ایم او پر دستخط کئے گئے۔
 - (3) بین الاقوامی منشیات اور قانون نافذ کرنے والے امور کے ساتھ پراجیکٹ تعاون۔ ضمن شدہ اضلاع میں "تبادل ذریعہ معاش کے مواقع" کے لئے امریکی سفارتخانہ کے ساتھ ایم او پر دستخط کئے گئے۔
 - (4) خیبر پختونخوا میں دو قابل تجدید توانائی کے مراکز کے قیام کے لئے جرمن تعاون سے ایم او پر دستخط کئے گئے۔
- (ج) سال 2021-22 میں فنی تعلیم کے لئے اوسط 5947.007 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

- (د) 1- غربت کی شرح کم ہوگی۔
- 2- نوجوانوں کو روزگار کے مواقع میسر ہوں گے۔
- 3- ہنرمند افراد مثبت سرگرمیوں میں اپنے صلاحیتوں کا موثر استعمال کر سکیں گے۔
- 4- ہنرمند خواتین بطور خاص صوبے کی معاشی ترقی میں معاون ثابت ہوں گی۔
- 5- طلباء کے داخلے کی شرح موجودہ تعداد 27000 سے بڑھا کر 40000 متوقع ہے۔

(ز) خیبر پختونخوا ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے تمام اہداف بورڈ آف ڈائریکٹرز کے مقرر کردہ ہیں جس کا چیئرمین وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا ہیں۔ (الف۔ لف) جبکہ اس کے علاوہ جو کمیٹیاں موجود ہیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1- Procurement Committee۔ (الف۔ ب)۔ اس کمیٹی کے ذریعے سال 2015 سے لے کر سال 2022 تک 435.55 ملین روپے خرچ کر کے مختلف اداروں کے لئے مشینری اور آلات کی خریداری کی۔

2- Finance Committee۔ (الف۔ ت)۔ فنانس کمیٹی ہر سال اوسط 3.7 ملین روپے کے بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔

3- Human Resource Committee۔ (الف۔ ج)۔ اس کمیٹی کے ذریعے اب تک 472 پوسٹوں پر تقرریاں کی گئیں اور مزید نئی تقرریاں جاری ہیں۔

4- Strategic Planning and Technical Committee (SP&TC)۔ (الف۔ ح)۔ اس کمیٹی نے اگلے دس سالوں کے لئے 15 ملین روپے کے منصوبے منظور کئے۔ (الف شدہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

محترمہ شگفتہ ملک: مننہ جی۔ دہی سوال کبھی چہی دا یو تپوس چہی ما کوم کرے وو چہی پہ صوبہ کبھی خومرہ ہم د فنی تعلیم ادارہ دی پہ ہغہ حوالہ سرہ پہ دہی شہ داسی مثبت اثرات دی چہی ہغہ بہ خلقو بانڈی ہغہ کیری۔ پہ دیکبھی جی پہ دہی جواب کبھی لبر شان نور خوما تہ دوئی Detail راکرے دے خودوئی وائی چہی د غربت شرح بہ کمیبری، د دہی سرہ بہ خوانانو تہ روزگار ملاویبری، ہنر مند خلق چہی دی ہغوی بہ د خیل صلاحیتونو مظاہرہ کوی نولکہ دا بہ خنگہ کوی؟ د دہی د پارہ خوتیکنیکل ایجوکیشن پکار دے، د دہی د پارہ خوتیکنیکل کالجز د ہغی زدہ کرہی د پارہ پکار دی۔ نو داسی قسمہ جواب چہی کوم دے دہی حوالہ سرہ داسی یر مطمئن نہ یم د دہی نہ خو شوکت صاحب ریکویسٹ ہم کرے وو او د دہی خیل منسٹر ہم نن نشتہ۔ نوزما پہ خیال چہی نور پرہی زہ یر بحث نہ کوم خو چہی دا کوم یو پوانت دے پہ دہی بانڈی زما لبر دغہ دی تحفظات دی۔

جناب نثار احمد: جی زہ ہم پہ دہی یو سپلیمنٹری سوال کول غوارم۔

جناب مسند نشین: جی نثار صاحب۔ مائیک آن کری جی۔

جناب نثار احمد: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ پہ دی کوئسچن کبھی ڊیر Detailed دغه راغلی دی او چي دا کله تفصیل سره ما او وکتل نوزہ ڊیر افسوس سره دا خبره کومه چي زمونڙہ KP-TEVTA وائی چي مونڙہ په دغه کبھی ټیکنیکل سنٽرز او په هغه کبھی مونڙہ Water Filtration Plants لگولی دی۔ نو ڊیر افسوس سره چي آیا Newly merged، Ex-FATA اضلاع چي دی هغه د خیبر پختونخوا حصه نه ده ځکه چي په ټولو ضلعو کبھی زمونڙہ یو یو ټیکنیکل کالج دے او په هغی کبھی د دغی هیخ انتظام نه دے شوې۔ باید چي هغلته دغه په دیکبھی راغلی وې او دیکبھی لگیدلې وې۔ د دی سره یو بل ڊیر اهم خبره دا ده چي دوی دا وائی چي مونڙہ د Gems او د Jewellery د پاره چي کوم زمونڙہ دا Handycraft چي دا کوم په لاسونو کار کوی او دا دغه زده کوی او دا سنټری کهلاؤ کری دی۔ په New merged area کبھی چي څومره Talent دے او څومره په هغی کبھی معدنیات دی چي په هغی کبھی Nephrite دی، پکبھی Grossular دی، په هغی کبھی چي دے یاقوت دی، په هغی کبھی چي دے نو مختلف Gems دی۔ د هغی د پاره مونڙہ بار بار چغی وهو د تیرو څلور کالو نه چي تاسو مونڙہ ته په دغه کالجونو کبھی، په ټیکنیکل کالجونو کبھی یو بلاک جوړ کری چي په دغی باندې کار اوشی او زمونڙہ خلقو ته روزگار ملاؤ شی او دا دومره آسان روزگار دے چي په دیارلس څوارلس لاکه روپئی کبھی به هر کور کبھی یو کارخانه اولکی لکه څنگه چي په سیالکوټ او په فیصل آباد کبھی په هر بیتھک کبھی کارخانه لگیدلې ده۔ زمونڙہ خلق به بیا نن Migrate کیږی د روزگار په خاطر، د خیتې د پاره به بیا بهر ته نه ځی۔ نو باید چي تاسو دې څلور کاله کبھی په دې باندې غور کری وې چي تاسو New merged area کبھی روزگار څنگه ورکوی او د ټولو نه غټه ذریعه دا ده چي تاسو هغلته په دغی Gems کبھی دغه Extend کری او هغلته په هغی کبھی چي دے نو روزگار ملاؤ شی او کار پکبھی اوشی، خلق Aware شی او چل زده کری۔ مننه۔

Mr. Chairman: Minister for Industries.

جناب شوکت علی بوسفرنی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ کونسیں آیا تھا
 بڑی Detail کے ساتھ اس کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ تقریباً پانچ ہزار ملین سے زیادہ فنی تربیت کے لئے رقم
 مختص کی گئی تھی 2021-22 کے بجٹ میں اور تقریباً ہمیں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے فنی تعلیم اور پیشہ
 ورانہ تربیت کے لئے جو مختلف اقدامات اٹھائے گئے کافی لمبی اس کی فہرست ہے۔ اس لئے میں نے
 ریکویسٹ کی تھی شگفتہ ملک صاحبہ سے کہ اگر آپ چاہتی ہیں تو میں اس کو پڑھ کر سنادوں۔ اگر آپ اس سے،
 اس میں سے کس چیز پہ مطمئن نہیں ہیں جس طرح انہوں نے کہا کہ وہاں پہ پانی کا بندوبست نہیں کیا گیا
 Filtration کا۔ تو یہ چونکہ Merged area جو ہے یہ بعد میں Merge ہوا ہے FATA کا علاقہ۔
 تو اس میں بہت ساری چیزوں کی کمی ہوگی اور شاید اسی وجہ سے وہاں پہ Filtration کا نظام بھی ابھی تک
 نہیں بنا ہو گا لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ آنے والے وقتوں میں اگر کہیں بھی کوئی کمی ہوگی تو اس کو اس لئے پورا کیا
 جائے گا کہ یہ ہمارے لئے بڑا لازمی ہے۔ ایک تو پورا علاقہ خیبر پختونخوا جو ہے ہمارے پاس۔ ماہاں، Mine،
 Minerals بہت ساری چیزیں ہیں اور یہاں تربیت یافتہ لوگوں کی کمی ہے تو جو Technical know
 how ہے یا ٹیکنیکل وہ ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کو شش کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تربیت
 دے کر جو مختلف شعبے ہیں ان کو ہم بہتر کر سکیں۔

جناب مسند نشین: میڈم؟

محترمہ شگفتہ ملک: صحیح دہ جی مننہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Question No. 15244, Mr. Khushdil Khan.

* 15244 _ جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا گاڑیوں کی نمبر پلیٹ کا اجراء کرتا ہے اور محکمہ نے نمبرز پلیٹ کی
 درخواستوں پر عملدرآمد نہیں کر رہا جس کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؛
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے سال 2016 سے تاحال کتنی گاڑیوں کے لئے نمبر
 پلیٹ جاری کئے ہیں۔ نیز نمبر پلیٹ کی مد میں محکمہ کو سال 2014 سے اب تک کتنی آمدن ہوئی ہے۔
 مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے آکٹوری و محاصل) (جواب
وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) ہاں۔ محکمہ ہڈانے نمبر پلیٹ کی ترسیل کے لئے
 3-Star M/S کو ٹھیکہ دیا ہوا ہے اور نمبر پلیٹ کی ترسیل جاری ہے۔

(ب) مارچ 2022 میں نیا ٹھیکہ جاری ہوا ہے جس نے اب تک تقریباً 17000 نمبر پلیٹ جاری کئے
 ہیں۔ محکمہ کو نمبر پلیٹ جاری کرنے سے کوئی آمدن نہیں ہوتی جو بھی نمبر پلیٹ بنانے کی قیمت ہوتی ہے
 وہی قیمت ادارہ ہذا عوام سے وصول کر کے ٹھیکیدار کو دیا جاتا ہے۔ لہذا اس سے محکمہ کو کوئی اضافی آمدن
 نہیں ہوتی۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب، دیرہ مننہ۔ جواب خو صحیح نہ دے خکہ
 چچی زما تاسو او گوری " (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے سال 2016 سے تا
 حال کتنی گاڑیوں کے لئے نمبر پلیٹ جاری کئے ہیں۔ نیز نمبر پلیٹ کی مد میں محکمہ کو سال 2014 سے اب
 تک کتنی آمدن ہوئی ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟"۔ دوئی لیکھی چچی "مارچ 2022 میں نیا
 ٹھیکہ جاری ہوا ہے"۔ اوس د دې سپلیمنٹری کوئسچن دا جو ریبری چچی 2016 نہ د
 2022 د دې درمیانہ پیریڈ کبھی مطلب دے د دوئی خہ کار کولو؟ دا تھیکہ د
 دې نہ مخکبھی چا تہ، خکہ زما کوئسچن دا دے 2016 سے تا حال کتنی گاڑیوں کی؟ زہ
 2016 غوارم زہ 2022 نہ غوارم۔ اوس سوال دا پیدا کیبری، کولکین ہماں پر یہ پیدا ہوتا
 ہے کہ 2016 سے 2022 ایکسائز ڈیپارٹمنٹ والے کیا کرتے تھے، وہ جاری نہیں کرتے تھے؟ اگر جاری
 کرتے تھے تو کس معاہدے کے تحت کرتے تھے؟ دوسری بات یہ ہے انہوں نے جو کہا ہے کہ ہم نے اب
 تک تقریباً ایک، سترہ ہزار نمبر پلیٹ جاری کئے ہیں۔ آمدن؟ میں نے آمدن کے بارے میں پوچھا ہے لیکن
 آپ کو یہ تو نہیں بتانا چاہیے کہ اگر آپ کو اس کا آمدن نہیں مل رہا ہے تو کتنے پر آپ مطلب ہے آپ ایک
 Consumer سے کتنے پیسے مطلب ہے دو پلیٹوں کے لیتے ہیں؟ انہوں نے بھی نہیں بتایا ہے۔ تو یہ بھی
 میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ ٹھیک ہے آپ کو آمدن نہیں ہے لیکن مفت تو بھی نہیں دیتے ہیں ناں۔ اگر
 مفت میں دیتے تو پھر ہماں لکھ دیتے کہ ہم یہ Free of cost دیتے ہیں۔ تو یہ بھی نہیں لکھا ہے۔ تو یہ پتہ
 چل جائے کہ کتنا مطلب ہے آتا ہے۔ اگر آمدن نہیں ہے تو ان کی مطلب ہے Cost کتنی ہے؟ ان کی مطلب
 ہے لاگت کتنی ہے؟ آپ مطلب ہے ایک رجسٹریشن کرنے والے سے کتنے پیسے وصول کرتے ہیں اس کی

بھی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ تو یہ میرا مطلب ہے کچھ گزارشات ہیں اگر اس میں کوئی مطلب ہے مجھے دے
تو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی شوکت صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ایک منٹ۔ سر، یہ 3-Star والا معاملہ ہے ان کو گورنمنٹ نے
Ninety days کا وقت دیا گیا اور اب تک انہوں نے مطلب ہے چار لاکھ پلیٹوں میں سے صرف
28000 کی سپلائی کی ہے۔ یہ بھی ذرا بتادیں کہ مطلب ہے کیوں اس طرح یہ ہو رہا ہے؟ Thank you
-very much

جناب مسند نشین: جی صلاح الدین صاحب، سپلیمنٹری۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir! I wonder that they are saying that there is no income from car number plates to the Department and it seems very strange to me I wonder and if they would charge a little bit extra, not too much but if they would charge a little bit extra towards these plates then that could be a step forward the self sustainability instead of drawing money from the exchequer, instead of burden on the exchequer, they could, the department could have been self sustainable so I wonder then why they are not doing this and it's a suggestion as well.

جناب مسند نشین: جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی بوسنرئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، Suggestion تو بڑی
اچھی ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ مزید پیسے لگائیں تاکہ لوگوں سے پیسے بھی ملیں۔ جناب سپیکر، Basically یہ
کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس ہیں، ایلو مینیم کے بننے ہیں اور جوڈی پیارٹمنٹ ہے، وہ صرف Facilitator کا کام
کر رہا ہے۔ یہ باقاعدہ ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔ جب ٹھیکہ دیا گیا تو اس وقت کورونا آیا تو دو واڑھائی سال جو ہے وہ
کورونا کے اس میں چلے گئے اس میں اس طرح کام نہیں ہو سکا اور تقریباً سترہ ہزار نمبر پلیٹس صرف تیار ہو
سکے ساڑھے تین لاکھ میں سے لیکن جناب سپیکر، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ یہ Centralized System
ہے۔ اگر پتھرال میں بھی آپ کوئی نمبر پلیٹ جاری کریں گے تو اس کا سیریل نمبر پشاور یعنی سنٹر اس سے
لیا جائے گا، یہ نہیں ہو سکے گا کہ پتھرال کا اپنا نمبر پلیٹ ہے، شانگلا کا اپنا نمبر پلیٹ ہے، سوات کا اپنا ہے۔ یہ
سسٹم اب ختم ہو رہا ہے، یہ یونیورسل نمبر پلیٹ جو شروع کی جا رہی ہے اور اس لئے اس کو تھوڑا سا شروع

میں ٹائم بھی لگا، Covid کی وجہ سے Delay بھی ہوا۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ آمدن نہیں ہے۔ تو اس سے حکومت پیسہ نہیں کما رہی، یہ صرف اور صرف Regulate کرنے کی کوشش ہے اور یہ کہ جو ایلو مینیم ہے اس کی کوالٹی ہے، Intime اس کو مل سکے۔ یہ Monitoring کا کام جو ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کر رہا ہے اس میں ڈیپارٹمنٹ کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ حکومت اس سے اپنے لئے کوئی ٹیکس یا کوئی اور اضافی رقم وصول کر رہی ہے۔ عوام کو صرف Facilitate کرنے کے لئے کہ ایک ہی قسم کی نمبر پلیٹ ہو، کوالٹی نمبر پلیٹ ہو، Intime ہو، ایلو مینیم کی بنی ہوئی ہو۔ تو یہ چیزیں جو ہیں اور ایک یہ کہ یونیورسل ہو۔ ایک ہی سیریل نمبر پورے صوبے کے اندر چلے۔ تو یہ جو انہوں نے کہا کہ آمدن کیوں نہیں ہے؟ میرے بھائی تو ان کو حیرانی بھی ہوئی ہے لیکن ایسا بھی صوبہ ہے جس میں نہیں پیسہ کمانا چاہتے عوام سے اور اگر آپ کہتے ہیں، اپوزیشن کا ڈیمانڈ ہے تو میں ڈیپارٹمنٹ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اپوزیشن کے ڈیمانڈ کے اوپر کچھ پیسے مقرر کریں اور وزیر خزانہ تو بڑا خوش ہو گا لیکن ہم نہیں چاہتے جناب سپیکر۔ ڈیپارٹمنٹ نے خود کہا ہے کہ ہم اس میں سے پیسہ نہیں لینا چاہتے۔

جناب مسند نشین: جی تیمور خان۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب! میں نے بھی اس حوالے سے بات کرنی ہے۔ تو وزیر خزانہ صاحب دونوں کا اکٹھا جواب دے دیں گے۔

جناب مسند نشین: دوئی جواب غواہی جی نو۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): دوئی د خبرہ اوکری زہ بہ بیا د دوئی ہم جواب ورکرم۔

جناب مسند نشین: جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: جناب، ایک ایکٹ پاس ہوا تھا یونیورسل اس پہ۔ تو میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آیا وہ یونیورسل آپ یہاں پہ لاگو کرنا چاہیں گے۔ یہ تو پرانی آپ بات کر رہے ہیں ناں پرانے پلیٹوں کی اور پرانے نمبرز کی بات کر رہے ہیں۔ یونیورسل جو کہ آپ نے یہاں سے ایکٹ پاس ہوا ہے تو کیا آپ یونیورسل کو جو ہے Adopt کرنا چاہ رہے ہیں یا نہیں کرنا چاہ رہے ہیں؟

محترمہ نگہت ملک: جی چیئر مین صاحب، یہ وہ غونڈی خبرہ زہ کول غواہم۔

جناب مسند نشین: جی نگہت بی بی!

محترمہ شگفتہ ملک: مہربانی جی۔ صرف جی دا نمبر پلیمت خبرہ کیبری او پہ دہی بار بار مونہ خبرہ کپری دہ۔ دا جی لبر تپوس او کپری دا ایکسائز ۲ پیارتمنت نہ چہی د دہی گاہ و نمبر پلیمت باندہی چہی خومرہ سرکاری دی NWFP پری او سہ پوری لیکلہی دے KPK نہی پری لیکلہی دے جی او پہ دہی بار بار مونہ خبرہ کپری دہ او ما دا ہم وئیلی وو چہی زہ بہ بیا Privilege پہ دہی ۲ پیارتمنت راؤرم۔ تاسو او گوری چہی خومرہ د سرکار گاہی دی پہ ہغہی NWFP او KPK لیکلہی دی دا بالکل غلط دے۔

جناب مسند نشین: جی تیمور خان۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، انہوں نے دو تین باتیں ایک تو یہ جو شگفتہ بی بی نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ کچھ پرانی گاڑیوں پہ NWFP ہے یا For some reason یہ مجھے نہیں پتہ کہ Even نئی گاڑیوں پہ ہم I don't know Abbreviation KPK لکھتے ہیں تو یہ تو غلط ہے۔ یہ میں مانتا ہوں اور یہ جو ہے Resolution بھی پاس کرنی چاہیے KPK نہیں ہونا چاہیے میرے خیال میں تو پورا خیبر پختونخوا لکھا ہونا چاہیے اگر Technically آپ نے Abbreviate کرنا ہے تو KP ہونا چاہیے، لیکن جب ہم نے ستر سال محنت کی ہے صوبے کا ایک نام رکھا ہے تو پورا نام ہو نمبر پلیمت پہ، نئے نمبر پلیمتس پہ پورا نام ہو، وہ میں نے دیکھی پہلی چیز۔ دوسری چیز جو گلٹ بی بی نے کہا تو وہ یونیورسل نمبر پلیمتس شروع ہو چکے ہیں اور ابھی اس کا جیسے شوکت بھائی نے کہا فائدہ یہ ہے کہ ایک نمبر پلیمتس میں جو ایک First degree اور Second degree بن جاتے ہیں تو وہ اب جہاں تک پورے خیبر پختونخوا کا ایک ہی نمبر پلیمتس ہے، اس پہ غزن نے بھی کام کیا تھا جس وقت وہ ایکسائز کو چلا رہا تھا۔ جو تیسری بات ہے اور یہ میرے خیال میں صلاح الدین صاحب کو تو چاہیے کہ وہ اپنی پارٹی میں بھی ذرا یہ Financial چیزوں پہ ذرا Awareness اور Capacity بڑھائیں لیکن چونکہ ابھی نہیں ہے، ان کو سمجھ نہیں ہے۔ میں شوکت کی بات کو Add کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ بڑا جان بوجھ کے ہم نے اس کی فیس جو ہے وہ کم کی ہے، کیوں کم کی ہے؟ کیونکہ جو دس پندرہ سال جب یہاں پہ Militancy ہوئی تو آپ کو یاد ہے ایسے وقت میں ہماری گاڑیوں کو اسلام آباد میں تنگ کیا جاتا تھا، اس سے Overtime ہمارے نمبر پلیمتس کی Value کم ہو گئی اور یہاں پہ اگر آپ Data دیکھ لیں تو تقریباً پرائیویٹ گاڑی رجسٹر ہی نہیں ہوتی تھی خیبر پختونخوا میں، موٹر بانکس ہوتے

تھے، کمرشل گاڑی ہوتی تھی، پرائیویٹ گاڑیاں کوئی سو (100) سے بھی کم سال کی ہوتی تھیں۔ تو ہم نے جو جان بوجھ کے اس کا Fee کم کیا، وہ اس لئے کیا کہ Attract ہو جائیں اور سب سے پہلے میں اسمبلی کے سارے ممبرز سے درخواست کرتا ہوں اگر ہم یہاں پہ ابھی ایک Poll کر دیں کہ کس کس کے پاس پرائیویٹ گاڑی ہے اور کس کی پرائیویٹ گاڑی کا نمبر پلیٹ خیبر پختونخوا کا ہے تو جناب سپیکر، شاید یہ آپ کا آگے سٹاف بھی نہ کھڑا ہو، ان کی بھی ساری اسلام آباد میں رجسٹر ہوں گی، تو مہربانی کریں پہلی چیز تو یہ صلاح الدین کی شاید کے پی میں رجسٹر ہے، نہیں رجسٹر؟ بڑی اچھی بات ہے میرے خیال میں سب کو کیونکہ اس سکیم کا حصہ ہے کہ جو Car registration کی Change free of cost ہے! Ghazan! Am I right? Free of cost ہے، تو آپ مہربانی کریں اسلام آباد اور لاہور کے نمبر پلیٹس کو Change کریں خیبر پختونخوا کا نمبر پلیٹ لگائیں، جتنی زیادہ نمبر پلیٹس ہوں گے خیبر پختونخوا کے پھر کوئی روک نہیں سکے گا۔ فی الحال تو مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ سو میں سے ایک گاڑی کہیں اسلام آباد میں پہنچ جاتی ہے خیبر پختونخوا کے پلیٹس سے تو اسے تنگ کیا جاتا ہے تو یہ بڑا ضروری ہے کہ اس پہ ہم Campaign کریں۔ بجٹ کے دنوں میں ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے بات بھی ہوئی تھی کہ آپ اس کے لئے Extra funding بھی لے لیں لیکن ایک Marketing campaign چلائیں کہ ہمیں As Citizens of Khyber Pakhtunkhwa یہ Awareness ہونی چاہیے کہ ہم یہاں پہ ہی اپنی گاڑی رجسٹر کریں۔ ایک بار جب Value زیادہ ہو جائے گی تو ٹائم کے ساتھ جو اس کا Actual cost ہو گا وہ ہم بڑھادیں گے لیکن یہ بڑا ضروری ہے۔ اس صوبے نے پچھلے دس سال میں بڑی ترقی کی ہے۔ یہاں کا ابھی ایک Brand بنا ہے میرے خیال میں جو ابھی اسلام آباد میں حالات ہیں تو شاید آگے لاہور اور کراچی کے سارے لوگ خیبر پختونخوا کا نمبر پلیٹ لینا چاہیں گے کیونکہ وہ تو انہوں نے خود کہہ دیا کہ پرانا پاکستان ہے تو ابھی تو لوگ نئے پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں صرف تھوڑی سی Marketing کرنی ہے۔ صلاح الدین صاحب کی گاڑی کا میں Picture لے لوں گا اور وہ میں Tweet بھی کر دوں گا کہ یہ دیکھ لیں انہوں نے بڑا اچھا ایک قدم اٹھایا ہے اور میری Treasury کے بھی سارے ممبرز سے ریکویسٹ ہے کہ ہم سب اپنی گاڑیاں جو ہیں وہ پشاور میں Re-register کر لیں۔ شکر یہ۔

Mr. Chairman: Thank you.

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: جناب چیئر مین!

جناب مسند نشین: جی خوشدل خان۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مسئلہ یہ ہے کہ یہاں پر ہمارے منسٹرز صاحبان کھڑے ہو کر تقریر پھر شروع کر دیتے ہیں، To the point بات کرنی چاہیے وقت کی مطلب ہے نزاکت کو دیکھتے ہوئے۔ میں خزانہ منسٹر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ ہم لگائیں گے، بورڈز بنائیں گے خیبر پختونخوا کا ہمیں فخر ہے، ہم اس صوبے کے لوگ ہیں، ہماری پیدائش یہاں ہوئی ہے لیکن جب پنجاب میں ہم جاتے ہیں، جب اسلام آباد میں ہم داخل ہوتے ہیں وہاں سے جب وہ خیبر، توپولیس کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو جاؤ، کیا نام ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ کیا ہے آپ کے ساتھ، ڈیگی کھول دو؟ آپ کے صوبے کی اہمیت نہیں ہے وہاں پر، آپ اس کے لئے کیا کرتے ہیں اور جب وہ اسلام آباد کا دیکھ لیں نمبر تو وہ Salute بھی کرتے ہیں تو اس کے لئے آپ کا کیا ہوگا، ہم تو پھر بھی Identification کرتے ہیں کہ یہ میں ایم پی اے ہوں چلو ٹھیک ہے لیکن غریب لوگ سپریم کورٹ کی پیشگی کے لئے جاتے ہیں، یہاں سے اور روزگار کے لئے جاتے ہیں تو آپ کو پتہ ہے کہ پنجاب کی پولیس کا ان کے ساتھ رویہ کیا ہوتا ہے؟ ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے سر، انہوں نے ہمیں، مجھے جو جواب تھا وہ نہیں دیا ہے یہ شوکت یوسفزئی صاحب نے، Main question یہ ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 3-Star M/S کو ٹھیکہ دیا ہے۔ آپ کے ساتھ انہوں نے Agreement کیا ہوگا، اس Agreement کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ Ninety days میں ہم چالیس ہزار پلیٹس، نمبر جاری کریں گے، ابھی تک انہوں نے پچیس ہزار تک کیا ہے، کیوں اتنا Delay ہو گیا اور یہ مطلب ہے آپ نے جو کیا ہے معاہدہ، کب معاہدہ کیا ہے؟ دوسرا کونسنجن جو ہمارا اسپلیمنٹری ہے کہ آپ نے 2016 سے 2022 پیریڈ میں آپ نے مطلب ہے کسی کو ٹھیکہ دیا تھا یا نہیں دیا تھا، بس یہ Specific answer مجھے چاہیے باقی میں Press نہیں کرتا ہوں۔

جناب مسند نشین: جی تیمور صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، انہوں نے یہ دو سوال کئے جن کا جواب دینا بڑا ضروری ہے۔ ایک تو انہوں نے یہ کہا کہ گاڑی جو ہے وہ رک جاتی ہے۔ یہ میں کہہ سکتا ہوں دعوے سے کہ ساڑھے تین سال میں مجھے جب عمران خان صاحب کی گورنمنٹ تھی ایک بار اسلام آباد میں نہیں روکا گیا، ہاں ایک بار Fine لگا تھا کیونکہ گاڑی پہ ٹنٹ غلط تھا وہ Fine میں نے دے دیا۔ قانون ہر کسی پہ Apply ہونا چاہیے، خان صاحب کی گورنمنٹ میں Apply ہوتا تھا۔ اگر ابھی کوئی Issue ہے میرے خیال میں کل پرسوں ان کی میٹنگ

ہوئی تھی ان کے ہمارے بھی جو ہے وہ بزرگ ہیں افتخار حسین شاہ صاحب، پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھے تھے، یہ باتیں تو ان کو ابھی وزیر اعظم ہاؤس میں Raise کرنی چاہیے کیونکہ ان کی حکومت ہے اور کیوں جو ہے وہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر خزانہ: نہیں جی یہ صرف یہ صرف تقریر بات، سن لیں بات۔۔۔۔۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ تقریر نہ کریں مجھے میری سوال کا جواب دیں جو میں نے کونسیج کیا ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے رکن جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ اپنی جگہ پر اٹھ کھڑے ہوئے)

(شور)

وزیر خزانہ: نہیں جی یہ صرف، یہ صرف تقریر، بات سن لیں، بات وہ تو میں نے بتا دیا تھا۔۔۔۔۔
جناب مسند نشین: لبر تائم واؤرہ، جواب واؤرہ۔

(شور)

وزیر خزانہ: سپیکر صاحب! دا چپی کوم دے دا زہ پہ دہی وکیل دا وکیل چپی کلہ
خبیرہ راشی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جواب سن لیں پھر بات کریں نا خوشدل خان۔

وزیر خزانہ: دا وکیل چپی راشی شور شروع کری قسم دے کہ پوھیڑی۔ سپیکر صاحب،
ان سے ایک بڑا ضروری سوال۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آپ بیٹھ جائیں جواب سن لیں۔

(شور)

وزیر خزانہ: سر! ایک سوال ہے۔ سوال یہ ہے جی اس دن، اس دن میں نے ایک گاڑی دیکھی، اس دن میں نے ایک گاڑی دیکھی، بڑا خوبصورت اس کا نمبر پلیٹ تھا، بڑا اچھا بھی تھا، نمبر پلیٹ تھا "ANP 001"، نیچے لکھا تھا "SINDH"، یعنی سندھ، یہ بتادیں کہ یہ گاڑی کس کی ہے اور یہ سندھ میں کیوں رجسٹرڈ ہے اور اگر ہمارے مشران جا کے سندھ میں رجسٹر کرتے ہیں گاڑی تو پبلک کو کیا Message جائے گا کہ ان کو کیوں جو ہے وہ ایک روپے کا بھی دے دیں صرف اگر آپ نے لگانا ہے یہاں پہ آ کے لگا دیں ہم آپ کو

ANP 001 ڈھونڈیں گے لیکن نیچے خیبر پختونخوا لکھا ہوگا۔ (تالیاں) تو یہ جس کی بھی گاڑی ہے اس کو کہہ دیں کہ اگر آپ اس صوبے کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں تو پھر مہربانی کریں اس صوبے میں ہی اپنی گاڑی رجسٹر کریں، یہ خوشدل خان صاحب کو Friendly message ہے۔
جناب مسند نشین: جی خوشدل خان۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، ایک میں یہ حیران ہوں کہ یہ اپنے چار سال کی کوئی تو کارکردگی بتا دیں کہ انہوں نے NFC award لیا ہے، انہوں نے ہمارے مطلب ہے یہ جو ہمارے۔۔۔۔۔
جناب مسند نشین: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ جو NFC ہے، اس میں کتنا حصہ لیا ہے اس صوبے کے لئے مطلب ہے کیا مراعات لائے ہیں انہوں نے تو وہ بقایا جات بھی نہیں دے رہے ہیں۔ دوسری بات۔۔۔۔۔
جناب مسند نشین: خوشدل خان صاحب! کونسچن پہ آجائیں، کیونکہ اب کونسچن باقی بھی ہیں۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ بھی مطلب ہے Discrimination کرتے ہیں آپ ان کو نہیں بتاتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں چھ منٹ، مطلب ہے کتنے Minutes اس نے لئے ہیں۔۔۔۔۔
جناب مسند نشین: کونسچن پہ آجائیں۔ دوسرا کونسچن ہے آپ کا۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں تو کونسچن پر آتا ہوں میں نے تو پہلے یہ کہا ہے کہ آپ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اپنا کونسچن یہ ہے کہ یہ وقت ضائع کر رہے ہیں، یہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میرا کونسچن یہ ہے کہ آپ مجھے بتادیں کہ آپ نے 3-Star M/S کو جب ٹھیکہ دیا ہے کہ آپ نے وعدہ کیا جو معاہدہ کیا کہ Ninety days میں ہم چالیس ہزار دیں گے، پچیس ہزار دیئے، ایک۔ دوسرا یہ کہ 2016 سے لے کر 2022 کے پیریڈ میں کیا کچھ کیا ہے، یہ مجھے بتائے باقی میں Press نہیں کرتا ہوں۔
جناب مسند نشین: جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): دیکھیں انہوں نے کونسچن کیا جواب دے دیا ہے میں نے، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب دیا ہے اور ابھی جو انہوں نے کہا ہے کہ Delay کیوں ہوا ہے تو ابھی تقریباً کوئی دو Containers جو ہیں وہ پشاور پہنچ چکے ہیں جو چائنا سے ہم نے منگواتے

ہیں، Aluminium کے پلیٹس ہوتی ہیں۔ یہ تو دو Containers آچکے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ
Process تیز ہو جائے اور ان کے جو خدشات ہیں وہ ان شاء اللہ ہم دور کر لیں گے۔

Mr. Chairman: Okay, okay. Question No. 15225, Miss Yasmeen, Nihat Yasmeen.

* 15225 _ محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: کیا وزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فانا) محکمہ صنعت و حرفت کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ بحال خرچ کیا ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت)

(جواب وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ رواں مالی

سال (2021-22) کے دوران صوبائی حکومت نے محکمہ صنعت و حرفت و فنی تعلیم کے لئے ضلع جنوبی

وزیرستان (سابقہ فانا) کے مختلف منصوبوں کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں۔

(ب) (i)، (ii) اور (iii) کی تفصیل (ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: Sorry جی۔

جناب مسند نشین: ستاسو کوٹسچن دے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: جی دا جی۔ سر، میں اس کوٹسچن سے تو مطمئن ہوں لیکن یہ دوسرے

نمبر پر اگر آپ دیکھیں پہلی دفعہ جو ہے تو انہوں نے مطمئن کیا ہے لیکن پھر بھی جی۔۔۔۔۔

جناب منور خان: چار سال بعد آپ کو مطمئن کر دیا ہے انہوں نے چار سال بعد۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنئی: (مسکراتے ہوئے) کوٹسچن کے بارے میں آپ کا دماغ کہیں اور

ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی بی بی۔ نگہت بی بی پلیز

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: دراصل منور خان صاحب جب جمعہ کے دن آتے ہیں نا تو یہ پھر شیطان کے روپ میں ہوتے ہیں (ہنستے ہوئے) جناب سپیکر صاحب، باقی سوال سے تو میں مطمئن ہوں لیکن اگر آپ دوسرے نمبر پر دیکھیں تو جو وانا میں آپ نے مطلب کا لُج بھی بنایا ہے اور جو آپ نے وہاں پہ فرنیچر، بلڈنگ، میں Appreciate کرتی ہوں کہ پہلی دفعہ ایسا کونسین آیا کہ جس میں کہ طلباء جو ہے تو وہ دو Portion میں، دو Portion کا جو جواب انہوں نے دیا ان میں بتایا ہے کہ بھئی کام کا ادھر وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن دوسرے Portion میں اگر آپ دیکھیں تو وانا میں انہوں نے سب کچھ بنا لیا ہے۔ بلڈنگ بھی بنالی ہے، فرنیچر بھی بنا لیا ہے سب کچھ وہاں پہ Set-up موجود ہے لیکن Zero مطلب Percent بھی وہاں پہ کوئی طالب علم نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ وانا کا ہے تو وانا میں کیا لوگ تعلیم حاصل نہیں کرنا چاہتے یا وہاں کے لوگ تو بہت زیادہ چاہیے تو یہ کہ وہ لوگ تعلیم حاصل کریں اور وہ لوگ اس میں Admissions لیں کیونکہ گورنمنٹ نے اگر یہ اتنا چھاکام کیا ہے، جو چھاکام کرے گا ہم اس کو Appreciate کریں گے، جو چھاکام نہیں کرے گا اس پہ ہم تنقید کریں گے لیکن اس میں صرف دوسرے نمبر کا جو جواب ہے اس سے میں مطمئن نہیں ہوں کہ بھئی سب Set-up موجود ہے لیکن طالب علم کوئی موجود نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسف زئی (وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور): جناب سپیکر، یہ اگر آپ تین نمبر پہ دیکھ لیں تو انسٹی ٹیوٹ کی عمارت تعمیر کی گئی، آلات اور فرنیچر اور عملہ فراہم کیا گیا۔ یہ ادارہ وانا جو جنوبی وزیرستان میں کام کر رہا ہے 170 طلباء نے اس میں داخلہ لیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزئی: میں دو نمبر کی بات کر رہا ہوں، اس میں تو ہے۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: جی جی۔ نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نے کہا ہے کہ وانا نظر انداز ہے تو وانا نظر انداز نہیں ہے۔ چونکہ کئی جگہوں پہ اب یہ دیکھیں تقریباً کوئی 509 ملین روپے اب تک اس پہ خرچ ہو چکا ہے اور ظاہر ہے اس میں جو Saving آرہی ہے، اس میں ایک نئی ٹیکنالوجی شروع کر رہے ہیں تو اس میں تھوڑا ٹائم لگے گا جناب سپیکر، تو اس لئے انہوں نے اس کا Figure نہیں دیا ہے لیکن مجھے انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ اس پہ ایک نئی ٹیکنالوجی ہم شروع کر رہے ہیں تو اس کے لئے شاہد انتظار ہو رہا ہے یا جو بھی ہے تو یہ چونکہ Saving amount تھی جو انہوں نے تقریباً ٹوٹل جو 577 ملین منظور

ہوئے تھے اس کے لئے اور جو خرچ ہوئے ہیں وہ ہے 509 ملین۔ تو اس میں جو Saving آئی اس کے ذریعے انہوں نے یہ Set-up بنانے کی کوشش کی اور نئی ٹیکنالوجی متعارف کروا رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنٹی: سپیکر صاحب، بالکل ان کی بات ٹھیک ہے لیکن بات یہ کہ اگر آپ دیکھیں جو ہے یہ نمبر کوڈ اور سکیم کا نام۔ اے ڈی پی اگر آپ دیکھیں، یہ دوسرے نمبر پر ہے۔ 1097/193193 Establishment of Technical Institute at Wana in S.W. Agency (A) ”BOD/26/12/2017(FDA)۔ اس میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اس میں انسٹی ٹیوٹ کی عمارت تعمیر کی گئی، آلات اور فرنیچر اور عملہ فراہم کیا گیا۔ یہ ادارہ وانا جنوبی وزیرستان میں کام کر رہا ہے لیکن سٹوڈنٹ کوئی موجود نہیں ہے۔ یہ میں پوچھنا چاہ رہی ہوں جی۔

وزیر محنت، ثقافت و پارلیمانی امور: میں عرض کر رہا ہوں جناب سپیکر، کہ چونکہ یہ اب نیا ادارہ بنا ہے تو جن جن اداروں میں جیسے جو اوپر ہے 160 طلباء First اس میں ہے۔ 170, third اس میں ہے۔ Second جو ہے وہ ابھی اس میں Process start ہے تو جیسے ہی 22-21 میں فائنل ہوا ہے نا، 22 میں فائنل ہوا ہے۔ آپ دیکھیں اس کا وہ دیا ہوا ہے تو یہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو Saving آئی تھی، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک اور ٹیکنالوجی متعارف کر رہے ہیں وہاں پہ۔ Thank you۔

Mr. Chairman: Okay. Question No. 15317, Miss Humaira Khatoon.

* 15317 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مالی سال 2021-22 کے بجٹ میں خطیبوں اور پیش اماموں کے لئے وظائف کے مد میں 2.6 ارب روپے رکھے ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک صوبہ بھر میں ضلع وار فی کس کتنے خطیبوں اور پیش اماموں کو مذکورہ وظائف فراہم کئے گئے ہیں۔ فراہم کی گئی رقم کی ضلع وار مالیت سمیت مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): جناب محمد ظہور مشیر وزیر اعلیٰ برائے اوقاف و مذہبی امور: (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبہ بھر میں ضلع وار 16061 آئمہ کرام اور 213 (تصدیق شدہ) اقلیتی رہنماؤں کو مذکورہ وظائف دیئے جائیں گے جن میں سے اب تک 12645 آئمہ کرام اور 201 اقلیتی رہنماؤں کو

Cheques تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ ضلع دار آئٹم کرام اور اقلیتی رہنماؤں کو Cheques کی تقسیم کا عمل جاری ہے جس کی تفصیل لف ہے۔

(لف شدہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اس سوال میں Contradiction بہت زیادہ ہیں۔ آپ اس کا پہلا، یہ جز (ب) جو ہے اس کو دیکھ لیں تو ٹوٹل جو آئٹم کرام کو دینے تھے وہ 16061 آئٹم کرام خود Identify کروائیں گورنمنٹ نے، ڈیپارٹمنٹ نے لیکن دیئے گئے جو ہیں تو وہ 12645 ہیں، تو اور اس میں ایسے ایسے اضلاع کے آئٹم کرام کو Payments نہیں ہوئی جیسے مانسہرہ میں، بنگرام میں، کرم میں۔ اب مانسہرہ میں تو یہ، مردان میں، پشاور میں چار آئٹم کرام کو ملے ہیں، تو یہ یعنی کونسا انصاف ہے، کونسا طریقہ کار ہے؟ تو میری تو منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھجوادیں، اس میں بہت زیادہ جو ہے اس میں چیزیں ہیں، اقلیت کے لحاظ سے بھی اس میں جو بات ہے وہ بالکل واضح نہیں ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی نعیمہ کشور، نعیمہ کشور۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پہلے تو یہ جو اعزازیہ دیا جا رہا ہے یہ بہت کم ہے کیونکہ تقریباً 10 ہزار ہے اگر آپ دیکھیں تو آپ فنکاروں کو 30 ہزار دے رہے ہیں تو یہ بہت کم ہے۔ دوسرا میرا اس میں ضمنی جو اصل کو لکھن ہے، وہ یہ ہے کہ آپ ان کو Regularize کیوں نہیں کرتے جس طرح اسلام آباد کے جو آئٹم کرام ہیں، ان کو گریڈ 14 اور 16 دیا گیا ہے، ان کو صحیح طرح سے وہ کیا ہے تو ہماں پہ ان کو اعزازیہ تک کیوں محدود رکھا گیا ہے، ان آئٹم کرام کو آپ Proper scale کے Through کیوں نہیں دے رہے ہو۔ اسی طرح آپ کو مذہبی امور اس کو کیوں نہیں دے رہا ہے؟ دوسرا میرا اس میں یہ ہے کہ آپ، اس میں یہ ہے کہ آپ اس میں اقلیتوں کو کتنا Accommodate کر رہے ہیں، اقلیت کے جو

پادریز ہیں، ان کے جو بیٹھو ہیں ان کو آپ کتنا Accommodate کر رہے ہیں۔ Thank you۔

جناب رنجیت سنگھ: سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: جی رنجیت سنگھ صاحب، رنجیت سنگھ۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ سپیکر صاحب۔ جیسے نعیمہ کشور صاحبہ نے بھی ابھی یہ بات کی، میرا بھی یہ کہنا تھا کہ جہاں خطیبوں، اماموں اور ہمارے جتنے بھی دین اسلام سے جڑے لوگ ہیں وہاں ان کو یہ اعزازیہ دیا جا رہا

ہے، وہاں پہ Minorities کے لوگوں کو کچھ کو ابھی تک مل چکا ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا تھا لیکن کچھ معاملات ہمیں ایسے، دیکھے میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا ڈیپارٹمنٹ سے، کیا ایسی کوئی شق ہے ان کو اعزازیہ دیتے وقت کہ ان میں سرکاری ملازم ہونا یا نہ ہونا ضروری ہو؟ دوسری بات کیونکہ ہمارے بہت سارے ایسے پنڈت صاحبان، ایسے گرنٹھی صاحبان، ایسے ہمارے جو ہیں پادری صاحبان وہ کئی سارے ایسے لوگ ہیں جو سرکاری ملازمین بھی ہیں۔ اگر اس کے اندر کوئی ایسی چیز رکھی گئی ہے کہ ہم سرکاری ملازمین کو نہیں دیں گے، تو میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو ختم کیا جائے کیونکہ حال ہی میں کچھ ایسا واقعہ ہوا کہ بنوں میں کسی کو دیا گیا تھا تو مجھے پتہ چلا کہ وہاں سے ان کے ڈی سی آفس سے کچھ لوگ Call کر رہے تھے کہ جو Cheques ہم آپ کو دے چکے ہیں آپ انہیں Refund کریں۔ تو یہ غریب لوگ ہوتے ہیں، ان کا ہماری Community میں جتنے بھی تقریباً لوگ ہیں وہ Jobs بھی کرتے ہیں اور وہ شام کو اپنی خدمات بھی اپنے گروارے، مندر اور چرچ میں دیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب رنجیت سنگھ: تو ایک تو یہ میں چاہوں گا کہ اگر ایسا کچھ اس میں شق ہے تو اس کو ختم کیا جائے Specially minorities والی اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ اعزازیہ کم ہے اس اعزازیہ کو بڑھایا جائے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی۔

جناب رنجیت سنگھ: تاکہ ان کو بھی اپنی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر۔

جناب رنجیت سنگھ: اور تمام لوگوں کو جو رہتے ہیں بہت سارے لوگ ابھی رہتے ہیں ابھی تک ڈیپارٹمنٹ انہیں یہ اعزازیہ نہیں دے سکا کیونکہ یہاں پہ ہماری میں کر سچن کیونٹی کی بات کروں تو اس میں بہت سارے پادری صاحبان ایسے ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی۔

جناب رنجیت سنگھ: جو گھر گھر جا کر گھر میں۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Okay, okay.

جناب رنجیت سنگھ: بہت سارے ایسے چرچ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر اوقاف۔

جناب محمد ظہور (مشیر وزیر اعلیٰ برائے اوقاف، جج و مذہبی امور): شکریہ سپیکر صاحب، میڈم نے جو سوال پوچھا ہے اس کو تو جواب دیا گیا ہے لیکن وہ کہہ رہی ہیں کہ اس میں کچھ Contradiction ہیں، کچھ مسئلے مسائل ہیں بات یہ ہے کہ وہ جو جتنی بھی جو سکروٹنی کمیٹی بنائی گئی تھی اس میں اسسٹنٹ کمشنر ہیڈ کوارٹر اور اس کے ساتھ کچھ پی اینڈ ڈی والے تھے، تحصیلدار، متعلقہ سپیشل برانچ پولیس انہوں نے جو Identify کی تھی وہ تو زیادہ دینے کے لئے 16061 آئٹم کرام جو ہیں نا وہ اس پہ جو ہے نا ہم نے کام کیا۔ تو 16061 آئٹم کرام اور 2013 اقلیتی رہنماؤں کو یہ اعزازیے دیئے جائیں گے جس میں سے اب تک 12645 آئٹم کرام کو اور 201 اقلیتی رہنماؤں کو Cheques جاری کئے جا چکے ہیں۔ جو انہوں نے سوال اٹھایا میڈم نے کہ مانسسرہ میں اور اس میں کچھ Cheques تقسیم نہیں کئے ہیں، تو وہ یہ ہے اس میں جو Scrutiny Committee تھی انہوں نے کچھ وہ لگائے تھے جن آئٹم کرام کے کچھ مسئلے مسائل تھے بینک اکاؤنٹس نہیں تھے، Scrutiny Committee بنائی گئی تھی تو وہ اس کا Late ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ مثال کے طور پر اگر نو ممبر میں اس کی کچھ Scrutiny مکمل ہو گئی ہے تو انہوں نے پھر نو ممبر کے Cheques نہیں دیئے، نو ممبر تک پہنچلا جو کوارٹر ہے تو اگلے کا دے دیا ہے۔ اس وجہ سے ہم نے تمام اضلاع کو وہ پیسے Release کئے جا چکے ہیں، وہ اضلاع کی وہ اس پہ جو ہے نا اس کی جس کی وجہ سے، اضلاع کی وجہ سے اس کو پیسے Release نہیں کئے جا رہے ہیں باقی مسئلہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس پہ دو دستخط ہوتے ہیں دو افسران کے، ایک جو ہے ناپی اینڈ ڈی کا جو اے ڈی سی ہوتا ہے، دوسرا جو ہے نا اسسٹنٹ کمشنر ہوتا ہے، بعض اوقات اس وجہ سے بھی ان کے تبادلے ہوتے رہتے ہیں پھر Cheques وہ بینک میں جو ہے نا دستخط کئے جاتے ہیں۔ تو ایک افسر جب تبدیل ہوتا ہے تو دوسرا آتا ہے تو اس لئے Delay ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ پھر دو الیکشن آگے بیچ میں، ایک تھا وہ جو لوکل گورنمنٹ الیکشن تھے دسمبر اور مارچ میں، جس کی وجہ سے بھی ہمیں Cheques روکنے پڑے لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ سب کو ان شاء اللہ یہ اعزازیہ دیا جائے گا اور وہ جو پیسے جو نہیں دیئے گئے پہلے کوارٹر کے، وہ ڈی سیز اپنے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر چکے ہیں، وہ ان کے پاس Surplus میں ہیں اور وہ ان شاء اللہ ان کو دیئے جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن اضلاع نے پہلے کوارٹر اور دوسری کوارٹر کے پیسے Utilize نہیں کئے تو اس وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے تیسرے اور چوتھے کوارٹر کے پیسے یا تو کم Release کئے ہیں یا ان کو نہیں دیئے ہیں۔ دوسری بات جو میڈم نے کی ہے

وہ تو ان کو جواب مل گیا ہو گا ان شاء اللہ ہم اس کو جو کم ہے پہلے تو میں بتا رہا ہوں میڈم کو کہ پہلے تو آپ ان کو قبول کر لیں، آپ کی پارٹی تو ان کو بھی قبول نہیں کر رہے ہیں سب جو ہے نا وہ تبلیغ کر کے کہ وہ نہ لیں پیسے، یہ تو میں کہہ رہا ہوں کہ میں ان شاء اللہ اس کو ان شاء اللہ بڑھائیں گے اس کو ان شاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے اوقاف، حج و مذہبی امور: یہ ہم پہ فرض ہے کیونکہ وہ ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں آئمہ کرام، ان شاء اللہ اس کو ہم بڑھائیں گے اس اعزازیئے کو۔ دوسرا جو رنجیت سنگھ نے سوال اٹھایا ہے کہ اس کو سرکاری نوکر ہے بالکل اس Criteria میں شامل تھے آئمہ کرام اور جو مذہبی اقلیتی رہنماء ہیں کہ اس میں سرکاری جو نوکر ہے وہ اس میں شامل نہیں ہو گا لیکن بہر حال رنجیت بھائی نے جو سوال اٹھایا ہے میں ان شاء اللہ اپنے ڈیپارٹمنٹ اور اپنے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کہوں گا کہ آپ اس کو خاص کر اقلیتوں کے بارے میں کچھ کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے اوقاف، حج و مذہبی امور: لیکن بہر حال یہ Criteria سب کے لئے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی منسٹر صاحب چونکہ میں ان کا بہت احترام کرتی ہوں، میں سمجھتی ہوں کہ منسٹر صاحب خود اس بات کو سمجھ رہے ہیں کہ اس سوال میں Contradiction ہے۔ دیکھیں یہاں پہ جو 16061 بتایا گیا ہے تو یہ بھی ٹوٹل وہ تعداد نہیں ہے جو ہمارے صوبے کے اندر آئمہ کرام موجود ہیں، یہ تو Identify کئے ہیں ڈیپارٹمنٹ نے اچھا جو Identify ہوئے ہیں ان کو بھی پورا نہیں دیا گیا، اس میں ان کو بھی 12645 افراد کو دیئے گئے ہیں تو مسائل اس میں ہیں جیسے اقلیت والوں کا بہت اس میں وہ لوگ Suffer ہو رہے ہیں۔ لہذا میرا یہ خیال ہے کہ ہم لوگ کمیٹیاں اسی لئے بناتے ہیں کہ وہاں پہ اس چیز ان۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ہاؤس کو Put کر لیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: اس طرح کے سوالات کی سکروٹینی ہو اور وہاں پہ ذرا Detail سے اس کے مسائل کو دیکھا جائے تو یہ میری ایک ریکویسٹ ہے کہ اس کو آپ کمیٹی میں Refer کریں۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے اوقاف، حج و مذہبی امور: جی میڈم! دوسری بات میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں ناکہ جو کہہ رہے ہیں کہ آپ سب کو ملے نہیں ہیں۔ ایک سیاسی جماعت ہمارے صوبے میں ہے وہ اس کی بھرپور مخالفت کر رہی ہے اور جس کی وجہ سے بھی وہ آئمہ کرام بے چارے وہ ان کی وجہ سے وہ Cheques نہیں لے رہے ہیں۔ ٹھیک ہے باقی اگر آپ مطمئن نہیں ہیں بالکل مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ہم اس کو کمیٹی میں بھیج دیں گے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Okay۔

جناب مسند نشین: کمیٹی میں بھیج دیں؟

مشیر وزیر اعلیٰ برائے اوقاف، حج و مذہبی امور: ہاں بھیج دیں کمیٹی میں۔

جناب مسند نشین: اچھا۔ The question before the House is that Question No. 15317, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Question is referred to the concerned Committee. Question No. 15408, Miss Baseerat Khan.

* 15408 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بلین ٹری مہم کے دوران ضلع خیبر کی تحصیل جمرو اور لنڈی کوتل میں کل کتنے پودے لگائے ہیں جن جگہوں پر پودے لگائے ہیں، ان جگہوں کے نام فراہم کریں اور فی پودے کی قیمت کی تفصیل بھی بتائیں؛

(ب) پودوں کی شناخت فراہم کریں کہ کس قسم کے پودے لگائے ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) ٹن بلین ٹری مہم کے دوران ضلع خیبر کی تحصیل جمرو اور لنڈی کوتل میں کل 1089057 پودا جات لگائے ہیں۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	تحصیل	مقام گوانی	قسم پودہ جات	تعداد	قیمت فی پودہ
1	جمرو	بیسی شاکس بلاک پلانٹیشن تودہ میلہ مینگے ورسک ملا گوری	سیکر، پھلائی، سنہہ، یوٹکپسٹس، فرنسیانہ	860000 عدد	PC-I کے مطابق مبلغ 69.74 روپے فی پودہ کی لاگت جس میں
				268750 عدد	پودے کو زسری سے پودے
				64500 عدد	لگانے والے علاقے تک پہنچانا،
				107500 عدد	کھڈہ جات کھودنا، پانی دینا، فیل شدہ پودہ جات کی تبدیلی اور تین

سال تک مسلسل چوکیداری کے لئے مختص کی گئی ہے	35182 عدد	پھلائی، یو کھپٹس، شیشم، کیکر، چیرٹھ، بیر	بیسی شاخس کنورٹریج	لنڈی کوتل	2
	561932 عدد	سب ٹوٹل			
	123625 عدد	پھلائی، چیرٹھ، یو کھپٹس، شیشم، فرنیسانہ، کیکر	اعظم کنڈاو		
	43000 عدد		جباگئی الیچہ		
	64500 عدد		زئے کنڈاو لوئے شلمان		
	172000 عدد	نزر خیل			
	107500 عدد	تور کس			
	6600 عدد	اولینڈر، کیکر	اعظم کنڈاو روڈ سائیڈ		
	9900 عدد		کم شلمان روڈ سائیڈ		
	527125 عدد	سب ٹوٹل			
	1089057 عدد	گرینڈ ٹوٹل			

(ب) کیکر، پھلائی، سنتھ، یو کھپٹس، فرنیسانہ۔ اولینڈر، چیرٹھ، شیشم، بیر۔
محترمہ بصیرت خان: شکریہ چیئر مین صاحب۔ چیئر مین صاحب، میرا کونسیلنگ تھا کہ Billion Tree مہم کے دوران ضلع خیبر تحصیل جمروڈ اور لنڈی کوتل میں کل کتنے پودے لگائے گئے۔ جن جگہوں پر پودے لگائے ہیں، ان جگہوں کے نام فراہم کریں اور فی پودے کے قیمت تفصیل بھی بتائی جائے۔
 چیئر مین صاحب، زما کونسیلنگ چپ کوم دے جمروڈ اور لنڈی کوتل کنبی چپ کوم Billion Tsunami Tree پہ ہغی کنبی کوم بوتی لکیدلپی دی، د ہغی بارہ کنبی تفصیل دے۔ چونکہ زموئربہ یر قدر مند مشر اشتیاق ارمر صاحب زہ یر عزت کومہ خو پہ دپی کونسیلنگ کنبی Contradiction دے، دا کونسیلنگ ما مئی 2021 کنبی کرے دے، اپریل 2021 کنبی ہم، خو چونکہ سیشن بہ Prorogue شو نو دا کونسیلنگ بہ پہ فلور بانڈی رانغلو، اوس دا Answer، دو انرو Answers کنبی زہ تاسو تہ وایم چپ دو انرو Answers کنبی د Three lac بوتو Difference راخی چپ کوم ما تہ اولنی Answer ملاؤ شوے دے پہ

27-04-2021 باندھی او کبھی نو هغی کبھی ما ته وئیلی شوی دی چھی
 "1376042 پودے لگائے گئے ہیں"، چھی کوم کوئسچن ما ته نن ملاؤ شوے دے او کوم
 Answer نن دے نو دیکبھی ما ته وئیلی دی چھی "1089057 پودے لگائے گئے ہیں"۔
 نو منسٹر صاحب ته به زما دا خواست وی چھی نور Details ته تلو نه اول خودا
 درې لکھه بوتی په مینخ کبھی چرته غائب شو، په دی یو کال کبھی (تالیان)
 هم تاسو دپیار تمنن والا دا درې لکھه بوتی چرته غائب کرل؟ نو Detail خوبه زه
 وروستو راحمه۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب، جی منسٹر۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح محترمہ نے خود بتایا ہے کہ میں
 نے ایک کونسلین پتہ نہیں کہ کب مئی میں کیا تھا اور ابھی دوسرا کونسلین جواب ابھی آیا ہوا ہے تو اس میں
 تو خود Contradiction ہے۔ یہ اس وقت کی بات کر رہی ہیں جب ہم یہ پودے لگا رہے تھے تو اس وقت
 سے اب تعداد ہماری بڑھ گئی ہے اور اس کو پورا Figure دیا گیا ہے کہ ابھی تک ہم نے کوئی 10 لاکھ 89 ہزار
 درخت لگائے۔ دوسرا اس نے پوچھا ہے کہ کون کونسی جگہ پہ لگائے ہیں تو وہ ابھی Identify ہوا ہے اس
 میں کہ کس کس جگہ ہم نے لگائے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم پوچھ رہی ہیں پہلے تیرہ لاکھ تھے۔

وزیر ماحولیات: نہیں نہیں۔ میں تھوڑا سا میں ابھی آپ کی طرف آ رہا ہوں اور اس پہ کتنی لاگت آئی ہے
 تو ہمارا ایک پودے پہ 96.97 تقریباً خرچہ آیا ہے۔ ہمارے سے زسری سے اٹھا کے ان کے لئے کھڈے کھو دنا،
 اس کو لگانا، اس کو پانی دینا، Everything failure ہونا، اس کو دوبارہ تبدیل کرنا۔ تین سال ہم اس کی
 حفاظت کرتے ہیں۔ تو یہ ساری چیزیں آپ کو بتائی گئی ہیں اب آپ کا سوال Table نہیں ہوا ہے بلکہ ہمارے
 نہیں آیا تو آپ اس کی بات کر رہی ہیں، پھر ابھی جو ہم بات کر رہے ہیں تو میرے خیال میں
 Contradiction آپ کے سوال میں ہے لیکن پھر بھی میں آپ کو جواب دے رہا ہوں کہ یہ چیزیں اس
 میں ہیں جو آپ کو بتائی گئی ہیں۔ ہمارے پاس Coordinates تھے اور کون کونسے درخت ہم لگاتے ہیں
 وہ بھی آپ کو بتایا گیا ہے۔ یہ ساری چیزیں آپ کو Explain کی ہوئی ہیں، اس میں تو میرے خیال میں وہ

چیز آپ نے خود بتائی کہ میں نے ایک کونسلر اس میں کیا اور دوسرا کونسلر میرے خیال میں ابھی آپ نے کیا ہے، تو دونوں میں اس لئے کیونکہ ہم تو آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی میڈم۔

محترمہ بصیرت خان: چیئر مین صاحب، کونسلر یہ ہے میں یہی بات کر رہی ہوں یہی کونسلر ہے، As it is question ہے، کونسلر میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی کیونکہ وہ Question on the Floor آیا نہیں تھا، Session prorogue ہو گیا تھا تو اسی کونسلر کو میں بار بار Submit کروا رہی تھی تو کونسلر میں پودے بڑھے نہیں ہے، جو Start میں کہا تھا کہ تیرہ لاکھ ہے اب دس لاکھ ہو گئے، کونسلر یہ ہے کہ پودے کم ہوئے ہیں۔ ابھی تک تو اچھلے ہاں پہ جو مجھے فی پودا اس ٹائم بتایا گیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ پانچ روپے اس پہ خرچہ آیا ہے ابھی 95 روپے لکھا گیا ہے چلو وہ میں پھر بھی یہ سمجھ لوں گی کہ اس کی جو نگداشت ہے یا جو بھی اس کے لئے جو لوگ رکھے گئے اس کو سب ہم میں Accept کر لیتی ہوں لیکن جو یہ تین لاکھ پودے غائب ہوئے ہیں اس کا ذرا بتا دیا جائے۔ یہ کونسلر میرے پاس دونوں On record ہیں یہ سب دیکھ بھی سکتے ہیں۔ یہاں پہ جو لکھا گیا ہے کہ اعظم کنڈا اور وڈ سائڈ اور کم شلمان روڈ سائڈ پہ او لینڈ اور کیلر کے جو پودے ہیں وہ وہاں پہ لگائے ہیں، چونکہ میں اسی علاقے سے ہوں وہاں پہ 16500 پودے کہہ رہے ہیں۔ سر، آپ ہی میرے ساتھ جائیں اور میں بھی چلی جاتی ہوں، دیکھ لیتے ہیں کہ 16500 پودے وہاں پہ لگے ہیں کہ نہیں لگے؟ میری ریکویسٹ یہ ہو گی چونکہ اشتیاق ار مڑ صاحب کی میں بہت قدر کرتی ہوں لیکن چونکہ اس کونسلر میں تضاد ہے اگر اس کونسلر کو کمیٹی میں Refer کر دیا جائے تو آپ کو بھی پتہ چل جائے گا اور ہمیں بھی کہ اس میں پودے کیوں اتنے کم ہوئے ہیں۔ شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: جی اشتیاق ار مڑ۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، یہ جو بات کر رہی ہیں یہ اے ڈی پی سکیم کی بات کر رہی ہیں اس میں ہمارے تین لاکھ، اس میں ہم نے اس کو بتایا تھا کہ یہ ہم لگا دیں گے لیکن جو بڑھتے ہیں ہمارے سیزن ہوتے ہیں جس طرح ابھی ہمارا مون سون کا Drive چل رہا ہے تو اس میں ابھی ایک جو ہوتا ہے یہ ہمارے موسم میں ہم لگاتے تھے اب ہمارا دوسرا سیزن شروع ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے اگر اس کو کوئی مسئلہ ہے تو میں بالکل آپ کی خیبر کی ہو قریب ہی ہو تو میں یہاں پہ ڈی ایف او صاحب بیٹھے ہیں ہمارے Conservator صاحب بیٹھے ہیں، آپ ان کے ساتھ ہمارے Coordinates ہوتے ہیں جس جگہ پہ

ہم لگاتے ہیں اس کو ہم Coordinate کہتے ہیں ہمارے ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتی ہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ خود دیکھیں تو ہمیں بھی خوشی ہوگی کہ آپ ہمارے چیز کو Appreciate کریں پھر تو میں یہاں پہ ڈی ایف او صاحب کو بھی کہتا ہوں کہ آپ ان کے ساتھ جائیں بلکہ میں کہتا ہوں خیبر سے جو بھی تعلق رکھتا ہے وہ سارے جائیں آپ کے ساتھ اور دیکھیں بالکل۔
جناب مسند نشین: میڈم۔

محترمہ بصیرت خان: سر، اگر اس کو کسٹم کو کمیٹی میں Refer کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب مسند نشین: اچھا۔ The motion before the House is that Question No. 15408 number may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Chairman: And those who are against it may say 'No'.

Members: No.

جناب مسند نشین: 'No' کم دی کنہ۔ کاؤنٹنگ او کپڑی۔ حق، جو حق میں ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ 'Yes' والے کھڑے ہو جائیں۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: میڈم! 'Yes' کی بھی آواز آئی اور 'No' کی بھی آئی ہے۔ اب گنتی کر لیں ناں، گنتی کر لیں۔ آپ کھڑے ہو جائیں پلیز۔ اپنی اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں۔ 'Yes' والے کھڑے ہو جائیں، 'Yes' والے سارے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے حق میں تھے وہ اپنے اپنے نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب مسند نشین: گنتی کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: اب 'No' والے جو Against ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے مخالف تھے وہ اپنے اپنے نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب مسند نشین: گنتی کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(تحریک مسترد کی گئی)

جناب مسند نشین: 34، ایک-12/34-لس Deceased دے، بس کبینہ۔ Question No. 15392, Mr. Inayatullah Khan.

* 15392 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں کاپر کے بڑے ذخائر کن مقامات پر واقع ہیں؛

(ب) صوبہ بھر میں موجود کاپر کے ذخائر سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سالانہ کتنی مالیت کا کاپر حاصل کیا گیا۔ نیز حکومت نے صوبہ بھر میں کاپر کے مزید ذخائر دریافت کرنے کے لئے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کیا اقدامات کئے ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب محمد عارف (مشیر وزیر اعلیٰ معدنیات و معدنی ترقی): (الف) اس وقت کاپر کے دو بڑے ذخائر (دروش) ضلع چترال اور (بویا) ضلع شمالی وزیرستان میں واقع ہیں۔

(ب) اس وقت تک ان ذخائر سے سالانہ کسی بھی مالیت کی کاپر حاصل نہیں کی گئی جس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں علاقوں میں ارضیاتی تحقیق اور ترقیاتی کام جاری ہے۔ حکومت نے اس میں پچھلے پانچ سالوں میں دو ایکسپلوریشن لائسنس جاری کئے ہیں۔ دروش چترال میں کاپر کے ذخائر نجی کمپنی کا کام تحقیقی مراحل میں ہے جبکہ بویا وزیرستان میں مائننگ لیز جاری کی جا چکی ہے اور فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن نے پراسیسنگ پلانٹ بھی نصب کیا ہے اور جون 2022 تک وہاں سے کاپر کی پیداوار شروع ہو جائے گی۔

جناب عنایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ مہربانی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب عنایت اللہ: نہ نہ تقریر کو مہ۔ (مہتممہ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر، میں

اس سوال کا جواب اس سے تو بہر حال میں مطمئن ہوں۔ ایک یہ ہے کہ بڑی تاخیر سے اس کا جواب آیا ہے یعنی کوئی ایک سال پہلے Submit کیا گیا سوال ہے اور جواب اب آیا ہے۔ سسٹم کو تھوڑا Improve کریں کہ جو سوالات ہوں ان کے جوابات فوری طور پر ملیں اور اگر جوابات تاخیر سے دیتے ہیں تو پھر جوابات Updated جوابات دیں۔ پھر ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ کوشش کرے کہ Updated جوابات دے دیں۔ سر، میں اس سوال کے وساطت سے آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں اور شوکت صاحب کی توجہ چاہتا ہوں آپ کے Through کہ ملاکنڈ ڈویژن کے اندر یہ جو منزل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے

مانسز منزل کے نام سے ریت اور بجزی کے لوگوں کی زمینوں کے اوپر اب Leases دیئے جا رہے ہیں اور جس طریقے سے لوگوں کو اپنے Rights سے اپنے مالکانہ حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے اور جس طرح Local consumption کے لئے لوگوں کو تنگ کیا جا رہا ہے، اس کے خلاف ایک ایک بہت بڑا لاپاک رہا ہے، ایک بہت بڑی Resentment موجود ہے لوگوں کے اندر۔ اور ساتھ ہی آپ ملاکنڈ ویشن کے اندر جو Lease holders ہیں وہ باہر سے لوگوں کو لارہے ہیں اور جو لوکل لوگ ہیں، لوکل لوگوں کو بھی آپ نظر انداز کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی کر رہے ہیں کہ بہت بڑے بڑے علاقے کلومیٹر پہ بنی علاقے جو ہیں وہ آپ نے بڑے بڑے Companies کے لئے Reserve کئے ہوئے ہیں اور اس میں Leases بھی نہیں دے رہے ہیں۔ تو نتیجتاً لوکل لوگوں کے اندر اس پوری صورتحال کے حوالے سے ایک Frustration موجود ہے۔ میں اس سوال کے وساطت سے حکومت کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ پوری منزل پالیسی کو جو منزل لاء ہیں اس کو Review کرے اور یہ جو ملاکنڈ ویشن کے اندر مسئلہ ہے اس کو دیکھیں، آپ اگر اس کو نہیں دیکھیں گے تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ملاکنڈ ویشن کے اندر اس کے خلاف اور دو تین اور Issues ہیں، ان کے خلاف ایک Movement شروع ہو گی اور وہ ایک ایسی Popular movement ہو گی جس کے سامنے آپ پھر نہیں ٹھہر سکیں گے۔ لوگوں کو آپ کے چھوٹے چھوٹے انسپکٹرز جو ہیں وہ جا کے اپنی زمینوں کے اوپر ان کے اوپر پابندیاں لگاتے ہیں کہ آپ اس سے بجزی اور ریت نہیں نکال سکتے ہیں۔ آپ مسجد کے لئے نہیں نکال سکتے ہیں، آپ گھر کے لئے نہیں نکال سکتے ہیں۔ تو یہ وہ ساری چیزیں ہیں کہ ان کو Regulate کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ آپ جو Judiciary ہے اور ہائیکورٹ کے فیصلے ہیں اور Laws ہیں، ان کے پیچھے پناہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Seriously اس پہ غور کرے اور میں سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: جی جی۔ جی نثار، نثار صاحب او د ہغی نہ پس کوٹسچن۔ نثار خان۔

جناب نثار احمد: شکریہ چیئرمین صاحب۔ د دی سرہ Related زما سپلیمنٹری دا دے چہ زما پہ ضلع مہمند کبھی خہ کم پینخہ سوہ داسی Lease دی چہ ہغہ متنازعہ دی۔ ہم دغسی خنگہ چہ ڈاکٹر صاحب او فرمائیل د خلقو زمکی ٹی ہم

کری دی د خلقو نہ پہ غیر ہغہ باندی ئی ہم کری دی۔ دلته پہ پینور کبھی دا دہ د ہغی د پارہ کمیٹی راغبنتی شوی دی دلته لیزونہ شوی دی۔ زما بہ دا خواست وی چھی دا تاسو دوبارہ Revisit کریں دیر زیات Flaws دی پکبھی، دیر زیات بربادی دہ پکبھی۔ ہلتہ خلق دشمنو تہ اور سیدل، ہلتہ خلق دیوبل سرہ چھی دے مرگونو تہ روان دی۔ لہذا زما خواست دے چھی پہ دھی موجودہ دور کبھی زمونہ سرہ پہ لیزونو کبھی چھی مونہ۔ کله Merge شو او د ہغی سرہ پہ لیزونو کبھی کوم دغہ شوے دے نو، د EX-FATA سرہ۔ لہذا دا دوبارہ Revisit کریں، پہ دھی باندی دوبارہ نظر ثانی او کریں او ہغہ خلقو تہ خیل حق ور کریں او د کومو چھی ذاتی پتی دی، ہغہ ئی دوی نہ Lease کری دی نو ہغہ د ہغی نہ خلاص کریں۔

جناب مسند نشین: تھیک شوہ، Thank you۔

جناب نثار احمد: چھی ہغوی خیلہ کروندہ شروع کری۔

جناب مسند نشین: بادشاہ صالح۔

ملک بادشاہ صالح: مہربانی سپیکر صاحب۔ دوی دا ور کری دی د کاپر متعلق چھی یرہ دا پہ دروش او پہ وزیرستان کبھی دی نو زمونہ۔ دا دیر چھی لیز شوے دے، سنٹرل ایکسچینج کاپر لیز شوے دے لوئر دیر اپر دیر۔ دا د کاپر د پارہ لیز شوے دے، د دیر وخت نہ او بند دغسی پروت دے جی۔ نو مونہ درخواست کوڑ چھی یا د دھی کمپنی نہ مونہ خلاص کریں یا د راشی خیل کار د شروع کریں او دلته دا جواب چھی دوی ور کرے دے نو کاپر د تولو نہ زیات پہ دیر کبھی دے چھی دا د دھی سنٹرل ایکسچینج لیز کرے دے د دیر وخت نہ او ہر خہ بند پراتہ دی جی، نو پہ دھی بہ کله کار شروع کوی او یا بہ دا کمپنی مونہ کله پریردی جی۔

جناب مسند نشین: جی جی منسٹر صاحب۔

محترمہ گھت یا سمین اور کزئی: منسٹر صاحب! گپ مہ لگوہ کنہ۔

جناب محمد عارف (مشیر وزیر اعلیٰ معدنیات و معدنی ترقی): شکر یہ جناب سپیکر۔ عنایت اللہ صاحب، آپ کا شکر یہ کہ آپ مطمئن ہیں جی۔ آپ نے جو Point raise کیا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ جو Mines minerals ہیں جو River beds ہے، اس پہ توہائی کورٹ نے پابندی لگائی ہے، اس پہ تو ہم اب آج کل

کچھ Leases بھی نہیں دے رہے ہیں۔ جو آپ کہتے ہیں کہ ہم Lease دے رہے ہیں تو Mines mineral Lease کی نہیں ہوتی ہم اس کو Auction پہ دیتے ہیں۔ تو وہ کوئی بھی بندہ اس میں، کیونکہ وہ Open auction ہوتی ہے کوئی بھی اس میں آسکتا ہے اور کوئی بھی اس کو خرید سکتا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ اس کو Revisit کریں تو ایک تو یہ ہے کہ ہماری پالیسی اب ہم اس کو Revisit کر رہے ہیں اس پہ کام شروع ہے۔ ہم نے Academia کے ساتھ، مختلف Stakeholders کے ساتھ Conferences کی ہیں ان کو بلا یا ہے اور ان کی رائے کو شامل کیا گیا ہے۔ ہم بالکل آپ کو ویکلم کریں گے آپ جب بھی آنا چاہتے ہیں تو اس میں آپ کی جتنی بھی Suggestions ہیں اور وہ Feasible ہو تو ہم ان شاء اللہ ہم اس کو بھی لیں گے۔ دوسری بات جو نثار صاحب نے کہی تو وہ یہ ہے کہ اجلاس عام ہوتا ہے وہاں پہ، یہ جو باقی جو Down Districts ہیں، اس سے ایک تھوڑا سا الگ ہے وہ، وہاں پہ اجلاس عام ہوتا ہے اور وہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کا کام ہوتا ہے، وہ جس کے لئے کرتا ہے تو ہم مجبور ہوتے ہیں ان کو ہم Lease دے دیتے ہیں۔ تیسری بات جو بادشاہ صالح نے کہی تو بادشاہ صالح کو سنٹرل ایکسیجنگ نے وہ سارا علاقہ Surrender کیا ہوا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی Investor ہو تو ہم اس کو ویکلم کریں گے۔ Large scale میں آجائیں ہم ان شاء اللہ ان کو Lease دیں گے اور جس طرح آپ چاہتے ہیں ہم ان کو Facilitate کریں گے۔ Thank you۔

جناب مسند نشین: جی جی عنایت صاحب، مطمئن ٹی جی کنہ؟
 جناب عنایت اللہ: دیکھیں میرے، میں نے تو اپنی بات مکمل کر دی ہے۔ میں دوبارہ کوئی نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن جو بادشاہ صالح صاحب نے بات کی ہے کا پر کے حوالے سے۔ یہ جو آپ بڑی بڑی Companies کو ایک پورا علاقہ دے دیتے ہیں اور وہ پانچ چھ سال سے اس پہ بیٹھے رہتے ہیں۔ مثلاً سنٹرل ایکسیجنگ کے نام سے ایک کمپنی کو آپ نے کئی کلو میٹر Area دیر کے اندر دیا ہوا ہے۔ اس پہ آپ Leases نہیں کر رہے ہیں باقی جگہوں، یہ سلسلہ ختم کریں۔ اس سے آپ کا جو Mining کی انسٹرکشن کا سلسلہ ہے وہ بند ہو جاتا ہے۔
 جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

مشیر وزیر اعلیٰ معدنیات و معدنی ترقی: ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہ بہت پرانا Lease ہے۔ ابھی ہم نے Tenure کو بھی کم کیا ہوا ہے لیکن وہ علاقہ انہوں نے Surrender کیا ہوا ہے۔ اب ان شاء اللہ آگے اس کو اور بھی کم کرتے ہیں یہ دیر کا۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Okay.

مشیر وزیر اعلیٰ معدنیات و معدنی ترقی: Tenure بھی اس کو کم کرتے ہیں دیر کا اور۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Okay, okay. Question No. 15537, Mr. Sirajuddin, Mr. Sirajuddin, lapsed. Question-----

(Interruption)

جناب مسند نشین: کونسچن آجائے پھر کر لیں خیر ہے۔ Question No. 15491, Ahmad Kundi, lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

15537 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران صوبہ بھر میں معدنیات نکالنے کے حوالے سے کتنے ملکی اور بیرون ملکی لیز کے معاہدے کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ معدنیات نے کتنے ملکی اور بیرون ملک نمائشوں میں سٹالز لگائے ہیں، ان سٹالز پر اٹھنے والے اخراجات کی مالیت کیا ہے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب محمد عارف (مشیر وزیر اعلیٰ معدنیات و معدنی ترقی): (الف)

گزشتہ تین سالوں کے دوران صوبہ بھر میں معدنیات کے حوالے سے کسی بھی بیرونی ملک کمپنی کے ساتھ لیز معاہدہ نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ لائسنسنگ اتھارٹی نے مقامی سرمایہ کاروں کی مندرجہ ذیل درخواست برائے گرانٹ منظور کئے ہیں:

سال	گرانٹ کے لئے منظور شدہ درخواستیں
2019	1017
2020	478
2021	1300

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ معدنیات کو ملکی نمائشوں میں سٹالز لگانے کا کوئی دعوت نامہ موصول نہیں ہوا ہے۔ البتہ بیرونی ملک صرف ایک مرتبہ Dubai Expo 2020 میں حصہ لیا گیا ہے جس پر اٹھنے والے اخراجات کی مالیت متعلقہ ادارہ (KPBOIT) تفصیل سے فراہم کر سکے گی۔

15491 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا حکومت نے مالی سال 20-2019 اور 2021 میں سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی مد میں کتنی رقم فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو جمع کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
 جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب تاج محمد (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے مال و املاک): (الف) صوبائی بورڈ آف ریونیو خیبر پختونخوا یہ ٹیکس وصول نہیں کرتا۔ البتہ پوچھے گئے ٹیکسوں کی تفصیل فیڈرل بورڈ آف ریونیو سے حاصل کی گئی ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

سال	ٹیکس	وصول شدہ ٹیکس / رقم
2019	انکم ٹیکس	2870 ملین
	سیلز ٹیکس	343 ملین
	ٹوٹل رقم	3213 ملین
2020	انکم ٹیکس	4884 ملین
	سیلز ٹیکس	339 ملین
	ٹوٹل رقم	5223 ملین
2021	انکم ٹیکس	6324 ملین
	سیلز ٹیکس	554 ملین
	ٹوٹل رقم	6878 ملین

کل رقم: 15314 ملین روپے۔ (ایف بی آر رپورٹ لف ہے)۔

(رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: 'Leave Applications'، Item No. 3، سردار اورنگزیب نلوٹھا آج کے لئے 22 جولائی؛ جناب ڈاکٹر امجد علی آج کے لئے 22 جولائی؛ جناب شکیل احمد آج کے لئے 22 جولائی؛ مفتی عبدالرحمان آج کے لئے 22 جولائی؛ حاجی قلندر خان لودھی آج کے لئے 22 جولائی؛ محترمہ عائشہ نعیم آج کے لئے 22 جولائی؛ محترمہ ثومی فلک ناز آج کے لئے 22 جولائی؛ جناب انور زیب خان 22 جولائی؛ جناب حافظ عصام الدین آج کے لئے 22 جولائی؛ جناب افتخار علی مشوانی آج کے لئے 22 جولائی؛ محترمہ عائشہ بی

بی آج کے لئے 22 جولائی؛ جناب فضل حکیم آج کے لئے 22 جولائی؛ جناب اقبال وزیر آج کے لئے 22

Is it the desire of the House that the leave may be granted? Is
it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: یو منٹ بنہ، درہہ کرو، تائم در کوؤ لبر۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: دا ایجنڈا لبرہ مخکبئی بوخو خکہ د جمعہ ورخ دہ بیا تائم
در کوم۔

(مداخلت)

جناب مسند نشین: در کوم تائم کنہ نو۔ در کوم کنہ، دا ایجنڈا لبرہ مخکبئی بوخو۔
-----Privilege Motion, Item No. 5 Privilege Motion

(مداخلت)

جناب مسند نشین: در کوم، در کوم کنہ نو دا او کرو نو۔ در کومہ جی۔ Mr. Asif
Khan MPA, to please move his Privilege Motion No. 191 in the
House.

(مداخلت)

جناب مسند نشین: کومہ کنہ دا اوشی نو۔

مسئلہ استحقاق

جناب مسند نشین: جی آصف، جی آصف۔

جناب آصف خان: جی شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ پچھلے دنوں لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل آئی سی یو کا دورہ
کرنے کے لئے مجھے بہت دکھ ہوا ہے کہ ہمارے حلقے سے مجھے درخواست کی گئی کہ ہمارے ایک Patient وہ
ایڈمٹ تھے تو ان کی صحتیابی کا، ان کی صحت کا پوچھنے کے لئے میں ہاسپٹل جب پہنچا تو دو تین ہفتے پہلے کی

بات ہے۔ لیڈی ریڈنگ ہاسپیٹل آئی سی یو کا دورہ کرتے ہوئے مجھے بہت دکھ ہوا کہ میرے حلقے کے چند معزز اراکین نے شکایت کی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب مسند نشین: در کوم تائم در کوم۔

جناب آصف خان: کہ اس کا بیٹا اور رشتہ دار ہاسپیٹل میں داخل ہے اور آئی سی یو کے انچارج ڈاکٹر کی توجہ کی ضرورت ہے۔ ایک منتخب ایم پی اے ہونے کے ناطے انسانیت کی بنیاد پر جب میں آئی سی یو میں بیمار داری کے لئے داخل ہوا تو دیکھا مریض کی حالت نازک تھی۔ میں نے پاس کاؤنٹر پہ بیٹھی نرس سے مخاطب ہو کر بولا کہ آپ ڈاکٹر کو کال کریں۔ اچانک اتنے میں ایک آدمی آئی سی یو میں داخل ہوا اور بغیر کسی وجہ کے وارڈ میں چیخ کر آپ لوگ کیسے وارڈ میں آئے ہیں، کیسے داخل ہوئے ہیں؟ سیاسی شخصیت کی وجہ سے میری پارٹی کے ایک کارکن کی، اس کے لئے دعا کے لئے، دعا بھی کی اس وقت۔ میرے ساتھ جب ہم کھڑے تھے تو ہماری انہوں نے ایک Picture ادھر سے کھینچ لی، تصویر اتاری جس پہ وہ، اس شخص نے اپنا تعارف ڈاکٹر کی حیثیت سے کروایا اور نہایت بد تمیزی سے کہا کہ اس کی تصویر کو آپ موبائل سے Delete کریں۔ جب یہ صورتحال بنی تو ہم سائڈ روم میں چلے گئے۔ اس وقت ڈاکٹر انچارج بھی سائڈ روم میں آگیا۔ ہم نے مریض کے بارے میں بات کی اور پوچھنے لگے تو واقعہ اس بات، اس دوران ڈاکٹر انچارج سے معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر نہیں تھا، اس نے میرے ساتھ غلط بیانی کی وہ ایک میڈیکل ٹیکنیشن تھا جو اس وقت موجود تھا۔ دریں اثناء میں نے جب پوچھا، آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تو وہ چیخنے اور میرے پاس بھاگنے لگا اور مجھ پہ حملہ کرنا چاہا۔ یہ سارا واقعہ لیکر میں ایم ڈی اور ایچ ڈی کے آفس چلا گیا۔ Sunday کا دن تھا تو وہ موقع پہ لیڈی ریڈنگ ہاسپیٹل کے ایڈمنسٹریشن بلاک گیا تو وہ موجود تھے۔ ان کو کہا، میں نے کہا یا ان پہ آپ، Kindly آپ اس پہ انکوائری کریں۔ کچھ، پھر اس واقعے کے چند لمحے بعد میں نے ان کو ایک، ایک ہفتہ بعد میں نے ان سے پوچھا فون پہ کہ کیا آپ نے ان عملے کے خلاف کوئی انکوائری کی ہے کہ نہیں کی؟ تو آگے سے انہوں نے ایم ڈی صاحب نے پہلے بولا کہ میں تو کراچی میں ہوں دورے پہ، تو میں جب آ جاؤں گا تو آپ کی یہ انکوائری دوبارہ ہم اس کو شروع کر دیں گے اس کے خلاف۔ جب میں نے پھر ایک ہفتے بعد ان کو کال کی تو وہ کہنے لگے کہ ایم پی اے صاحب بڑی معذرت کے ساتھ کہ یہ آپ نے ادھر Picture اتاری تھی تو اس لئے یہ خیر ہے وہ میڈیکل ٹیکنیشن آپ سے Sorry کر دے گا۔

تو بات دراصل یہ ہے سپیکر صاحب، اس میں Sorry کرنے کی بات نہیں ہے ہمارے تمام پارلیمان کی اپنی ایک عزت ہے، ایک استحقاق ہے۔ جب ہم نے اس کو تعارف کرا دیا کہ میں ممبر آف پارلیمنٹ اسمبلی ہوں اور اس ڈسٹرکٹ پشاور سے Belong کرتا ہوں۔ تو بجائے ان کو چاہیے تھا کہ ایچ ڈی اور ایم ڈی جو انہوں نے مجھ سے Commit کیا کہ ہم انکو آڑی کر کے آپ کو Further بتادیں گے۔ انہوں نے بالکل اسے Serious ہی نہیں لیا۔ یہاں پہ موصوف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ میں نے ان سے بھی فون پہ بات کی، ان کے نوٹس میں بھی لایا۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ Reforms جو ہم نے یہاں ہیلتھ میں کی ہے، اس کی کیا ضرورت ہے جب ایک پارلیمان کی عزت کا خیال نہ کیا جائے، اس کی عزت کو مجروح کیا جائے، ہم اس لئے آتے ہیں اس پارلیمان میں؟ انہوں نے بالکل ایک ایم پی اے کو، ایک پارلیمان ممبر آف اسمبلی کو کچھ سمجھا نہیں اس بات کو، Serious ہی نہیں لیا کیونکہ ہم نے ان کو اتنی خود مختاری دے دی ہے کہ ان دنوں میں ہماری فیڈرل گورنمنٹ جا چکی تھی Regime change کی وجہ سے، انہوں نے سمجھا کہ یہ چند دن کے مہمان ہے یہ صوبائی گورنمنٹ، تو یہ لوگ ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔ تو میری منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ آپ خدار آپ Tweet سے، Facebook سے، Video link سے باہر نکلیں اور جا کے اپنے ہاسپیٹلز کا Visit کریں۔ ہمیں یہ سرخی پاؤڈر والے نہیں چاہیے۔ جہاں تک کسی مریض کی قدر نہ کی جائے، کسی مشران کی قدر نہ کی جائے۔ آپ نکلیں Visit کریں کہ آپ کے ہاسپیٹلز کے کیا حالات ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی۔

جناب آصف خان: جناب سپیکر صاحب، میری چند باتیں رہتی ہیں۔

جناب مسند نشین: آپ نے جو Privilege Motion میں جو Written میں دیئے ہیں اسی پہ بات کر لیں۔

جناب آصف خان: نہیں سر، میں تو اس ایک پوائنٹ پہ بات کرتا ہوں جی اور ان کو بتانا تھا پھر یہ بیٹھ کے مجھے جواب دیں ناں ادھر۔

جناب مسند نشین: اس پہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے جو Privilege Motion پیش کیا ہے وہی آپ نے پڑھ لیا بھی منسٹر جواب دے گا۔

جناب آصف خان: میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ میری Privilege Motion کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): سپیکر صاحب پہلے تو یہ کہ جو آئینہ بل ایپی اے کی درخواست ہے اس کو بالکل ماننا چاہیے اس کو کمیٹی بھیجنا چاہیے میں اس کے Favour میں ہوں اور یہ ان کا حق ہے Privilege Motion لانا۔ اسمبلی اور اسمبلی ممبرز کے جو Privileges ہیں اس پہ کوئی Compromise نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے فون ضرور کیا تھا اور میں نے ان کو کہا تھا کہ چاہیے نہیں کہ یہ لے آئیں اب چونکہ انہوں نے بات کی ہے تو جو وہاں پہ ڈاکٹر کی Statement آئی ہے میرے خیال میں یہ حق بنتا ہے کہ وہ Statement یہاں Floor of the House پہ پڑھی جائے کیونکہ ہر، ہر جو ہے وہ، واقعہ کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ مجھے نہیں پتہ کہ سچ کیا ہے سچ کیا نہیں ہے لیکن Frankly ہماری ایک ہسٹری رہی ہے اور میری امید یہ ہوتی کہ یہاں سے باہر جو ہے وہ Solve کیا جاتا لیکن خیر یہ آصف صاحب کی مرضی ہے انہوں نے کیا اور میں ان کے اس Stand کو سپورٹ کرتا ہوں کہ یہ Privilege Motion جانا چاہیے۔ یہ جو میرے خیال میں Affected جو Accused Doctor ہیں، ان کی طرف سے ایک Statement ہے ہا سپیٹل ڈائریکٹر کو۔

“Dear Sir, it is to bring to your kind notice that on 27th May, 2022 at about 04:00 pm, I was on evening shift team leader, suddenly a bunch of people including two gunmen entered in ICU without introducing themselves and without following ICU protocol. They are not accompanied by any personnel from Hospital Administration or the Media Cell. Just entering to the ICU one of them said to the gunman to make a video on his mobile and he started making a video. They all gathered around Bed No. 2 and the gunman was there busy making a video.

اب ویڈیو جو ہے وہ ہا سپیٹل میں کہیں اجازت نہیں ہوتی یہاں پہ ہوتی ہے کچھ ٹھیک ہوتی ہیں کچھ غلط ہوتی ہیں۔ As I said میں اس پہ Comment جو ہے وہ اور نہیں کروں گا۔

“I came near to them and humbly said that kindly stop and delete the video as this is against the Hospital’s policy, by saying this word, one of them shouted at me and used rough and abusive language towards me. Meanwhile, the gunman held my hand and

pushed me back and shouting on me that you are stupid. After a long reasoning, we went outside the ICU and a Doctors' room. In the Doctors' room, Dr. Muneer was present and we said to the MPA that Sir, you are wrong because your gunman made a video without any permission, which is against the Hospital's policy. Dr. Muneer also started to brief him regarding the patient's condition on a smooth and professional way, but again the MPA shouted on me and said that you are a stupid person and you need----

(Interruption)

وزیر خزانہ وصحت: سر، ہونا نہیں چاہیے تھاناں؟

(قطع کلامی)

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب! دا خپلہ صفائی بہ بیا کمیٹی کنبی او کری۔

وزیر خزانہ وصحت: اب جب ہے تو میرے خیال میں دونوں طرف کا وہ سننا چاہیے۔ آگے جو ہے وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے گا۔ Floor of the House جب آیا ہے تو پھر اب ضروری ہے کہ یہ جو ہے وہ-----

(مداخلت)

وزیر خزانہ وصحت: ٹھیک ہے۔ بس ٹھیک ہے یہ کہہ رہے ہیں کافی ہو گیا Issue جو ہے وہ یہ تھا۔ اب اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیں جو ہا اسپیکل کے چیئر مین ہیں ان کو بھی بتا دیتے ہیں ڈاکٹر برکی کو بھی بتا دیتے ہیں، اس کو جو ہے وہ Seriously لے لیں لیکن میری تجویز جو ہے وہ سب سے یہ ہوگی کہ ایسی چیز کرنے سے پہلے سوچا جائے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔ Okay. The motion before the House is

-----that

(شور)

جناب مسند نشین: آصف! آرام سے، آصف! آرام سے یار وہاں پہ پھر بات کر لیں ناں کمیٹی میں ناں۔ یہاں پہ ان کو بھی بلا لیں آپ، اس پہ بحث کر لیں کمیٹی میں جانے کی پھر کوئی ضرورت نہیں۔

The motion before the House is that the Privilege Motion No. 191, moved by the Honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Privilege Motion is referred to the Privilege Committee.

(جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ کو میں ٹائم دے رہا تھا لیکن آپ کا رویہ اس طرح ہے نا کہ بالکل آپ اس طرح Force کر رہے ہیں جس طرح ہمارا ہم لوگ آپ کے لئے صرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ Call Attention کے بعد آپ کا وہ لے لیں گے پھر بات کر لیں آپ۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Chairman: 'Call Attention': Item No. 7, Mr. Bilawal Afridi, MPA to please move his Call Attention Notice No. 1442 in the House (Lapsed). Mr. Bahadar Khan, MPA to please move his Call Attention Notice No. 2473 in the House.

جناب بہادر خان: شکریہ سپیکر صاحب، چیئر مین صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ منڈاتا خزانہ مین روڈ FWO تعمیر کر رہی ہے لیکن تقریباً دو سال سے اس روڈ پر انتہائی سست رفتاری سے کام کیا جا رہا ہے۔ محکمہ نے دو سال پہلے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اس روڈ کو تین مہینے کے اندر مکمل کر لیا جائے گا لیکن تاحال اس پر کام مکمل نہ ہو سکا جس سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ چونکہ یہ روڈ دیر شاہراہ سے باجوڑ اور براول تک ٹرانسپورٹ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی تعمیر کے نتیجے میں لوگوں کو انتہائی سخت مشکلات درپیش ہیں۔ حکومت اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے فوری اقدامات اٹھائیں۔

جناب چیئر مین صاحب، دا خو ما ہغہ بل ورخ ہم وئیلی وو او دا چیف منسٹر صاحب ہلتہ پہ دورہ راغلی وو او باقاعدہ ہغوی د ہغہ خلقو سرہ Commitment ہم کہے وو چہ زما د تلو سرہ بہ دا کار بالکل پہ تیزی سرہ روانی او کیری بہ۔ ما سرہ ئی ہم دلته Commitment او کہو پہ ہغہ ورخ باندی، د بجت اجلاس پہ ورخ باندی۔ زہ درخواست کومہ جی دیکبھی دا د باجوڑ روڈ ہم دے، دا د براول او د شاہی بن شاہی د افغانستان خلق ہم پہ دے باندی۔ دا Main road دے او دا ئی راوران کہے دے۔ درے میاشتی تائم ئی ایف ڈبلیو او تہ ور کہے دے او پہ ہغہ دریو میاشتی کبھی دوہ کالہ او وتل۔ نہ پرے ترائی کوی، د ترائی پیسے اخی۔ چینلی پکبھی دی دا ابو ہغہ ئی راورانہ کہے دی ہغہ بندی پرے دی، ہیخ قسمہ کار پرے نہ کوی او دا گا دی پکبھی

خيڙي ڪوزيڙي واللہ چي زره ئي خلقو له شين ڪرو۔ د دورو د لاسه خلق بيماران دي۔ نن د سيني بيماران شو، دنيا د خدائي تڪليف دے۔ روڊونه پري بنديري شه پته ئي نه لڪي۔ د خلقو مطالبي ڪيري او وعدې ڪيري چي په هفته ڪيني شروع ڪومه، په دي هفته هفته ڪيني دوه ڪاله اووتل۔ زه درخواست ڪومه منسٽر صاحب ته چي په دي باندي خصوصي توگه د پير په ورڃ باندي باقاعده د دي ميٽنگ راءو غورائ او د دغه ايف ايچ اے او ڪومه محڪمه ئي ده د هغي نه باقاعده پرزور مونڙ دا مطالبه ڪوڙ او د دير نه ئي ڪوڙو چي د پير د ورڃي پوري په ديڪيني باقاعده شه پيشرفت مونڙ له راڪري او اوڪري۔

جناب مسند نشين: جي رياض خان۔

جناب رياض خان (مشير وزير اعليٰ برائے محکمہ تعميرات و مواصلات): جي شڪريه چيترمين صاحب۔ محترم بهادر خان صاحب چي ڪوم طرف Call Attention راورې دے۔ په دي حوالي سره داسي ده جي د دي روڊ دا Length 37 Kilometer دے او 3 هزار 583 ملين د دي ٽوٽل ڪاسٽ دے۔ دا په 21 جنوري 2021 شروع شوي دے او دسمبر 2022 ڪيني د دي Completion دے ان شاء اللہ دا Coming د دي ڪال په دي آخره ڪيني۔ او ڪومه چي دوي د ڪار په حوالي سره خبره اوڪره نوان شاء اللہ زه خپله باندي هم Progress اخلمه او دوي له يقين دهاني ورڪومه په دي فلور باندي چي ڪله هم مونڙه دي راروانه هفته ڪيني Progress review زما ميٽنگز شروع ڪيري۔ دوي به خپله باندي هغي ڪيني راءو غورمه او د دوي د وړاندي هغوي سره به چي ڪوم دے د Progress په حوالي سره ميٽنگ ڪيري۔ نوان شاء اللہ دوي به هغي ڪيني موجود وي ان شاء اللہ۔

Mr. Chairman: Thank you.

(Interruption)

جناب مسند نشين: جي بس اوشو بهادر صاحب اوشو ڪنه؟

جناب بهادر خان: تههڪ شو جي۔ بالڪل زه ڊير مشڪور يمہ، شڪريه ادا ڪوم مهرباني۔

جناب مسند نشين: جي خوشدل خان۔

رسمی کارروائی

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چیئرمین صاحب، ڈیر مننہ۔ چیئرمین صاحب، افسوس ما تہ پہ دہی راخی چہ ستاسو خپل بزنس وی د اسمبلی مونر۔ منو ہغہ خودا کومہی خبری چہ مونر دلته کوؤ یا پوائنٹ آف آرڈر بانڈی یا یو مسئلہ راغلی وی نو دا ہم زونر حق دے، دا ہم بزنس دے، It is also a part of business، حکہ چہ مونرہ ہمیں لوگوں نے یہاں بھیجا ہے اپنے مسائل حل کرنے کے لئے۔ ہم مشکلات بتانے کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ بھی ہمیں موقع نہیں دیتے ہیں اور آپ کہتے ہیں بیٹھ جائیں یا صبر کر لو تو یہاں دیکھو (گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) میں دس بجے آتا ہوں۔ آپ ان اسمبلی سٹاف سے پوچھیں، دس بجے میں آتا ہوں۔ دو بجے میں آتا ہوں ٹائم کی پابندی میں کرتا ہوں۔ اب ساڑھے گیارہ بجے آپ تشریف فرما ہو گئے تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ اب یہ جو یہاں میں بات بتا رہا ہوں یا آپ کے سامنے لا رہا ہوں۔

جناب مسند نشین: خوشدل خان! بات پہ آجائیں آپ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تو آپ سے میں رولنگ بھی مانگتا ہوں۔ یہی بات ہے کہ آپ ذرا حوصلے سے کام لیں۔ آپ سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہیں آپ حوصلہ پیدا کریں، آپ برداشت پیدا کریں، ہم یہاں آپس میں بات بھی کریں گے غصہ بھی کریں گے لیکن آپ ایک بڑے کی حیثیت سے ہم پر شفقت کریں گے۔ میں آتا ہوں سر، یہ اب دیکھیں یہ (کاغذ دکھاتے ہوئے) یہ اب مسئلہ یہ ہو گیا علاقوں میں یہ ہمارے سارے ایم پی ایز صاحبان کو بھی پتہ ہو گا۔ فضل الہی صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کھیتوں میں ٹرانسفارمرز ہوتے ہیں، رات کو چور جا کر ان کو ہٹاتے ہیں اور بچتے ہیں پھر جب ہم PESCO کے پاس جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں ایف آئی آر لے آؤ۔ جب ہم تھانے میں جاتے ہیں تو وہ ہماری ایف آئی آر کو Lodge نہیں کرتے۔ یہ دیکھو یہ ایک ٹرانسفارمر کو چھپایا گیا ہے، Steal کیا ہے میں پولیس سٹیشن گیا ہوں وہاں پر میں نے روز نامچو درج کیا۔ جب PESCO گیا، میں خود گیا ہوں اور اس دن آصف بھائی بھی موجود تھے۔ یہ آصف بھائی موجود تھے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ ایف آئی آر لے آئیں۔ جب ایس ڈی او کے پاس گئے تو پہلے تو جو SDO Concerned تھا، نعمت اللہ اس کا نام ہے تنی سب ڈویژن ہے وہ لیت و لعل کر رہے تھے۔ پھر میں نے ان کو فون کیا کہ بھئی یہ ایف آئی آر کاٹ دے It is your right اب یہ

رپورٹ کریں۔ اب مطلب ہے یہ عید کے دن ہے ٹرانسفر مر نہیں ہے، پھر انہوں نے Lodge کر دیا۔ یہ سر، پرسوں جب یہ بندہ گیا بڈھ بیر پولیس سٹیشن میں درج کرنے کے لئے تو وہ نہیں کر رہے تھے پھر میں نے وہاں پر مدد محرر ہوتا ہے یا مرزا کو میں نے خود فون کیا اس کا نام شہاب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سر، میں ایس ایچ او سے پوچھوں گا۔ جب یہ ہو گیا تو ابھی تک یہ Lodge نہیں ہوا ہے۔ تو آیا مطلب ہے یہ کونسی، جب ہماری مطلب ہے رپورٹ یہ لوگ درج نہیں کرتے تو یہ غریب لوگ کہاں جائیں گے۔ لہذا میں آپ سے رولنگ مانگوں گا کہ آپ ان کو ڈائریکشن دے دیں کہ بات، وہ ان سے پیسے لیتے ہیں۔ جب ایک جائز آپ ایف آئی آر درج نہ کریں تو میں کہاں بات کروں گا۔ میں روڈ پہ کھڑے ہو کر جلوس نکالوں گا پولیس سٹیشن کے خلاف، اب یہ بات میں یہاں نہ کروں تو کہاں کروں؟۔ سر، دوسری بات ہماری یہ ہے ان سب کو پشاور ڈسٹرکٹ میں اس ایجوکیشن آفیسر نے تین سال کے بعد کلاس فور بھرتی کئے ہیں، ہر ایک حلقے میں کئے ہیں اور یہ مئی 2022 میں کئے ہیں۔ اب انہوں نے ایک آرڈر نکالا ہے سر، اور یہ آرڈر جو ہے۔ 13-05-2022 کو “Due to numerous complaints against the appointment of Class-IV employees in District Peshawar. The Appointment Order of Class-IV issued by the District Education Officer, May, Peshawar Vide itna, held in abeyance” اب ان کو مطلب “Held in abeyance” رکھا ہے ملتوی کیا ہے۔ اب کیا ہو گیا اب دوسرا آرڈر آ گیا۔ اب اس کو انہوں نے Withdraw کر لیا لیکن Except PK-70 and 71 اب کیا یہ PK-70, 71 اپوزیشن کے حلقے ہیں اس لئے آپ نے اس کو Withdraw نہیں کیا ہے۔ لہذا میں آپ سے مطلب ہے میں یہ رولنگ مانگتا ہوں۔ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ ڈی سی کو بھی کہہ دیں کہ یہ Discrimination آپ چھوڑ دیں۔ تین سال کے بعد تو Appointments ہو گئے یا ایک ہو گیا یا دو ہو گیا اور وہ بھی مطلب ہے کسی کے سکولوں میں چیپڑا سی نہیں ہے، سکولوں میں مطلب ہے چونکدار نہیں ہے۔ تو یہ میں آپ سے مانگتا ہوں کہ یہ Discrimination چھوڑ دیں کیونکہ Already ہماری ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے، اپوزیشن سے میں اس کو Represent کرتا ہوں۔ رولنگ پارٹی کی طرف سے آصف بھائی کرتے ہیں۔ مطلب ہے پندرہ بیس دن اس کے ساتھ میں Contact کرنے کے لئے، وہ میرے ساتھ مل نہیں رہا ہے، اس کا Phone off آ رہا ہے۔ لہذا ہم ایک Compromise کی طرف جا رہے ہیں یہ ہمارا مشترکہ ہاؤس ہے، یہ ہمارا ایک جگہ ہے۔ یہ نہ کریں کہ پشاور میں چودہ حلقوں میں Appointments ہو چکی ہیں اور صرف آپ نے دو حلقوں کے

Withheld کئے ہیں، یہ Injustice ہے، یہ Unfair ہے اور یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ لہذا میں

آپ سے رولنگ چاہتا ہوں۔ Thank you Sir۔

جناب مسند نشین: خوشدل خان صاحب! Concerned Minister کو کہہ دیں گے وہ آپ سے بیٹھ کے پھر جب آپ کی کمیٹی بنی ہوئی ہے اسی میں آپ حل کر لیں اسے۔ 8, Item No. Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: منسٹر صاحب تہ بہ او ایو۔

جناب مسند نشین: منسٹر تہ بہ او ایو۔ کامران خان منسٹر صاحب تہ تاسو او ایو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تاسو پری خپل جواب او غواری او تاسو پری رولنگ ور کری۔

جناب کامران خان۔ نگلش (وزیر اعلیٰ تعلیم): مسٹر سپیکر، شکریہ آپ کا۔ خوشدل خان صاحب کی بات کے ساتھ جو Elementary Education کی Recruitment ہے اس کے ساتھ میں Agree نہیں ہوں۔ میرے حلقے میں بھی جتنے سکولز میں Recruitment ہے وہ نہیں ہوئی تو یہ بات کتنا کہ باقی سب حلقوں میں ہو گئی ہے ان کے حلقے میں نہیں ہوئی میرے خیال سے یہ مناسب نہیں ہے۔ اس Floor of the House پہ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میرے حلقے کے سکولز میں جو Recruitment ہے، جو Vacant posts ہیں، اس کے اوپر Recruitment نہیں ہوئی۔ ٹھیک ہے باقی جیسے آپ نے کہا، جیسے خوشدل خان صاحب نے کہا ہم شہرام خان تر کئی صاحب کو کہہ دیں گے اور جو ان کے Concerns ہیں ان کو ہم Convey کر دیں گے۔ یہ خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، He is very open on it، ان کے لئے وہ Coordination بھی ان کے ساتھ کریں گے۔ میں خود اس اجلاس کے بعد شہرام تر کئی صاحب کو Message بھی کر دوں گا، Call بھی کر دوں گا کہ خوشدل خان صاحب کے کچھ Concerns ہیں لیکن یہ ریکارڈ پہ لانا ضروری ہے کہ میرے حلقے میں بھی جو سکولز ہیں ان کے اوپر بھی ابھی تک Recruitment نہیں ہوئی۔ Last جو Recruitment ہوئی تھی وہ 2018 کے الیکشن سے پہلے ڈی ای او نے کی تھی جس کے اوپر جب Elections ہو گئے تو سب ایم پی ایز نے بشمول Treasury Benches اور Opposition Benches، ان کے Concerns تھے کیونکہ ڈی ای او نے وہ خود

کرائے۔ اس میں کسی ایم پی اے کے ساتھ کوئی Coordination نہیں ہوئی تھی لیکن جواب یہ بات کر رہے ہیں۔ مجھے اپنے حلقے کا پتہ ہے، آصف خان ہے، تیمور جھگڑا ہے پشاور کے، فضل الہی صاحب ہے، ہمارے Elementary Education میں میرے At least نہیں ہوئے یہ میں Floor of the House پر کہہ رہا ہوں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے بس آپ اس طرح کر لیں کہ شہرام سے بٹھادیں ان کو، بات کر لیں گے جی۔
Item No. 8, Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa Forest (Amendment) Bill, 2022 in the House.

جناب عنایت اللہ: جناب چیئرمین! اس میں میری ایک گزارش ہے۔۔۔۔

Mr. Chairman: The Minister for Environment-----
(Interruption)

جناب مسند نشین: در کوؤ کنہ صبر او کپرہ چپی دغہ خو پیش شی کنہ؟

Syed Muhammad Ishtiaq (Minister for Environment): Mr. Speaker! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest Ordinance Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022-----

نکتہ اعتراض

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر دی سلسلہ کبھی ما یو خبرہ کولہ۔

جناب مسند نشین: پہ دیکبھی خہ خبرہ تاسو کوئی جی؟ خہ لہ عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں چونکہ اسمبلی سے چھٹی پہ تھا بیس پچیس روز، تو میں آج آیا ہوں مجھے اس کی Contents اور Details تو نہیں معلوم، میں نے Cursory glance اس پہ ڈالی ہے، اس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں چونکہ ہم ان Areas کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جہاں ہمارا ایک Issue چل رہا ہے، جنگلات کے مالکانہ حقوق کا ایک ہمارا مسئلہ چل رہا ہے، پھر اس میں آپ نے Erstwhile FATA کو Exemption بھی دی ہوئی ہے۔ آپ نے National Parks کی بات کی ہے، National Parks کی Preservations کی بات کی ہے تو میں چاہوں گا کہ تھوڑا منسٹر صاحب Explain کریں کہ آپ نے کن چیزوں میں Erstwhile FATA کو Exemptions دی ہوئی ہیں اور Erstwhile FATA اور ملاکنڈ ڈویژن ایک Nature کے علاقے

ہیں۔ آپ نے وہ Exemption ملاکنڈ ڈویژن کو کیوں نہیں دی ہوئی ہیں اور اس Law کے اندر اس کی Contents میں کیا ہے، کیا چیز، کس چیز کے اندر آپ Amendments کرنا چاہتے ہیں، تھوڑا Crux بتادیں تاکہ ہمیں سمجھ آجائے تو ہم ویسے ہو میں پھر مخالفت نہیں کریں گے۔
جناب مسند نشین: اس میں Amendment آپ لوگ نہیں لائے، کسی نے بھی Amendment نہیں لائی۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں میں، دیکھیں Amendments اس لئے نہیں آئی ہے کہ میں نے آپ سے کہا کہ میں چھٹی پر تھا، میں ملک سے باہر تھا لیکن یہ میرا Right ہے کہ میں ان سے اس Stage پر پوچھوں، Consideration stage پر جب ووٹ کے لئے Put نہیں کیا گیا ہے تو رولز کے اندر میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ مجھے بتادیں کہ اس Law کا Crux کیا ہے۔ یہ منسٹر کی Responsibility ہے کہ Law کا مجھے Crux بتادیں۔

جناب مسند نشین: ہسپی رولز تاسو تہ خہ یاد دی دیکھنی عنایت صاحب! رولز، رولز کوم دی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چیئرمین صاحب! کہ تاسو ما تہ اجازت را کړئ نوزہ بنایم درتہ، زہ رولز بنایم درتہ کنہ؟
جناب مسند نشین: او وائی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چیئرمین صاحب، تاسو اوگوری 85 Rule، د دی Sub-rule 2 (a) “If the Member-in-Charge moves that this Bill be taken into consideration, any Member may move as an amendment that the Bill be referred to the appropriate Standing Committee or a Select Committee or be circulated for the purpose of eliciting ”۔ ”opinion thereon by a date to ”۔ یہ صحیح بات ہے کہ ڈسکشن کر سکتے ہیں اور اگر اس کا (1) ذرا دیکھیں۔ “On the day on which any of the motions referred to in rule 82 is made or on any subsequent day to which the discussion thereof is postponed, the principles of the “Bill” یہ principles ہوتے ہیں۔ “and its provisions may be discussed generally but the details of the Bill shall not be discussed further

”_، یعنی At the time of discussion under rule 85 says کہ اس پر ڈسکشن کر سکتے ہیں اگر Amendment نہیں لاتا ہے یا نہیں لانا چاہتے تو ڈسکشن کر سکتے ہیں۔ اس سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کس Purpose کے لئے یہ کر سکتے ہیں۔

جناب مسند نشین: جی منسٹر صاحب! عنایت صاحب تہ تاسو جواب ور کپڑی چھی دا شے Clear کرو۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): جی عنایت صاحب جس طرح اس کو Table کیا تھا میرے خیال میں آپ نہیں تھے لیکن اس میں اکثر ہم نے ان علاقوں کی بات کی، جرمانوں کی بات کی جو ہمارے فارسٹ ہیں، جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے تین قسم کے فارسٹ ہیں جس میں Designated forest بھی ہیں ہمارے، جس طرح Reserved forest ہیں، جس طرح Protected forest ہیں، Guzara forest ہیں، جس طرح اس میں Encroachment ہوتی ہے۔ میں چند چیزیں آپ کو بتاتا ہوں پورا میں آپ کو دوں گا۔ تو اس میں ہم نے جرمانے بڑھائے، پانچ ہزار سے لیکر تین ہزار، ایک ہزار اس کے جرمانے ہوتے تھے جسے ہم نے بڑھا کر پچاس ہزار سے لیکر پانچ لاکھ تک کیا تاکہ اس میں Encroachment نہ ہو، ٹھیک ہے سر۔ دوسری بات جو آپ کہہ رہے ہیں اس پہ جو ہمارے مجسٹریٹ ہوتے تھے، جس طرح ہمارا جو فارسٹر ہوتا تھا، ہمارے مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوتا تھا اور ان کے لئے اس کو اپنی چیزیں بیان کرتا تھا کہ یار یہ یہ چیزیں ہو رہی ہیں۔ اس کو اس طرح کا Response نہیں ملتا تھا کورٹ سے، تو اس کے لئے ہم نے اس میں ایک تبدیلی لائی کہ اپنی طرف سے ایک زبردست قسم کا وکیل Hire کریں گے اور اس پہ کام کریں گے۔ اس طرح ہم نے اس کو، میں چند چیزیں آپ کو بتا رہا ہوں، اگر آپ کو پھر زیادہ ہو تو پھر ان شاء اللہ بیٹھ کے بات کر لیں گے کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے۔ اس میں ہم نے FATA، جو FATA اس میں اس دفعہ Merge کیا ہے اور جو Merged FATA ہے، اس میں ہم نے آگے Penetrate کرنا ہے، آہستہ آہستہ ہم نے کرنا ہے، اس کو بھی اس دائرے کے اندر ہم لے لانا ہے، جو ہمارے وہاں پہ، جس طرح ہمارے ملاکنڈ میں جس طرح ہمارے ہزارہ میں ہے جس طرح ہمارے یہاں پہ ہے تو ان کو بھی اسی طریقے سے اس کے اندر لارہے ہیں تاکہ وہاں کے لوگوں کو بھی اس چیز کا فائدہ ملے۔ تو یہ اس کالب ولباب ہے جو میں نے بتا دیا اگر پھر بھی آپ کی بات ہو تو ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں،

ہمارے Conservator صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اس کے ساتھ Detailed میں اس کے ساتھ Discuss کر سکتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: منسٹر صاحب! آپ نے ادھی بات کر لی ہے مجھے جو چیز نظر آئی ہے وہ یہ ہے کہ مثلاً آپ یہ کر سکتے ہیں کہ کسی جگہ کے بارے میں آپ کا خیال ہے کہ وہ اس کی Ecology ایسی ہے، وہ ایسی ہے کہ خوبصورت ہے، اس کو آپ ایک National Park کے طور پر Declare کر سکتے ہیں، جب آپ اس کو National Park declare کریں گے تو جو لوکل لوگوں کے Rights ہیں اس کے حوالے سے پھر آپ کا کیا خیال ہو گا۔ مثلاً آپ کمرات کو National Park declare کرتے ہیں، ان Rights کے ساتھ National Park declare کرتے ہیں تو جو لوکل لوگوں کے Rights ہیں، ان Rights کے ساتھ آپ کیا کریں گے؟ یہ وہ چیزیں ہیں، یہ وہ سوالات ہیں جو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: عنایت صاحب! یہ اس وقت آپ کر لیتے جب یہ لوگ بل لارہے تھے، Amendment کے لئے آپ سب لوگوں کو وقت مل چکا ہے، آپ نے بات کی۔
وزیر ماحولیات: جناب سپیکر!

جناب عنایت اللہ: نہیں آپ کو رولز کا حوالہ دیا گیا ہے۔

جناب مسند نشین: رولز غلط Quote کر رہے ہیں۔ رولز غلط Quote کر رہے ہیں۔

وزیر ماحولیات: گزشتہ فارسٹ کا جو Covered area تھا وہ تقریباً Ten percent something تھا ابھی ہم نے جو National Park بنایا ہے تو اس کو ہم نے سولہ پہ پہنچایا ہے اور اس لئے پہنچایا تاکہ اس کی حفاظت صحیح ہو۔ National Park سے ہمارے وہاں پہ جو برڈز ہوتے ہیں، وہاں پہ جو مقامی لوگ ہوتے ہیں ان کو ہی روزگار ملے گا۔ اگر آپ کمرات کی بات کر رہے ہیں جہاں پہ روزگار نہیں ہے، جہاں لوگ بے روزگار ہیں، وہاں پہ Demarcation بھی نہیں ہوئی آپ کو پتہ ہے لیکن اگر اس کو ہم Declare کریں کہ ایک تو وہ کمرات ہمارا بنج جائے گا۔ جس طرح کمرات کے اندر تباہی ہو رہی ہے جس طرح لوگ جا رہے ہیں، پہلے تقریباً کوئی Season کے اندر Hardly کوئی 2 ہزار 3 ہزار اب 70 ہزار سے ایک لاکھ سے بڑھ کر کتنے لوگ جا رہے ہیں۔ وہاں پہ جو کنسٹرکشن شروع ہوئی ہے، اس لئے ہم نے اس کو National Park declare کیا تاکہ وہاں پہ لوگ جائیں اور مقامی لوگوں کو روزگار ملے، وہاں کے

مقامی لوگوں کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا، کیونٹی کا فائدہ ہو گا۔ تو میرے خیال میں National Park سے کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جنگلات مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: The Minister for Environment, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Minister for Environment: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest Ordinance Bill, 2022 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any Honourable Member in Clauses 1 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 23 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جنگلات مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 9, 'Passage Stage': The Minister for Environment, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Minister for Environment: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest Ordinance Bill, 2022 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Forest (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 10-

(Interruption)

جناب مسند نشین: ورومبھی Consideration وو او دویم دغه وو، Consideration وو، Passage sorry passage وو، Passage وو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیز: مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: The Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Kamran Khan Bangash (Minister for Higher Education): Thank you Mr. Chairman! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any Honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیز: مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: 'Passage Stage': The Minister for Higher Education, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Minister for Higher Education: Thank you Mr. Chairman! I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

تحریک التواء نمبر 434 پر قاعدہ 73 کے تحت تفصیلی بحث

Mr. Chairman: Item No. 12: Discussion on Adjournment Motion No. 434 of Miss Night Yasmeen Orakzai, MPA under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure & Conduct of Business Rules, 1988.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ اس دن میں نے میرا ایک توجہ دلاؤ نوٹس تھا جو کہ بچیوں کے بارے میں تھا۔ جناب سپیکر صاحب، اس پہ میں بحث کا آغاز کرتے ہوئے یہ بات ضرور کہوں گی کہ ہماری چونکہ اس میں پولیس کا زیادہ تر ظاہر ہے عمل دخل ہے تو سب سے پہلے میں پولیس کے بارے میں یہ بات ضرور کہوں گی کہ پولیس کا جو مطلب Safe City Project ہے۔ جناب سپیکر! اگر آپ میری طرف توجہ دیں اور اس چیز کو جو بھی یہ نوٹ کر رہا ہے میرا خیال ہے کہ کون اس کو نوٹ کر رہا ہوگا کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جی میڈم!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی یہ بہت Important مسئلہ ہے جی۔ اگر کوئی بھی اس کو نوٹ نہیں کر رہا ہے تو پھر مجھے یہاں پہ بولنے کا کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب مسند نشین: میڈم! بیٹھے ہوئے ہیں، منسٹرز سن رہے ہیں، منسٹرز صاحبان سن رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کون منسٹر ہے جو انچارج ہے اس کا کہ وہ میرا یہ پوائنٹ نوٹ کرے گا اور وہ سی ایم صاحب تک پہنچائے گا کیونکہ یہ سی ایم کا ڈیپارٹمنٹ ہے تو شفیع اللہ صاحب تو یہاں پہ نہیں ہیں۔ اگر وہ، لیکن وہ تو جیلخانہ جات کے ہیں تو کون اس کو نوٹ کرے گا اور کون سی ایم صاحب تک پہنچائے گا؟

جناب مسند نشین: لاء منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Okay۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو ہمارے پورے KP کے، KP جو Safe City Project ہے جو کہ تمام کیمروں کے ذریعے اس کی دیکھ بھال ہوتی ہے مطلب لوگوں کو Observe کیا جاتا ہے۔ Safe City جو ہے تو وہ ہمارا پراجیکٹ جو ہے تو ابھی تک مطلب نہ Install ہوا ہے اور نہ ہی Working condition میں ہے۔ اس سے پولیس کو یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ جب کہیں کوئی واردات ہوتی ہے تو وہ پھر دکانوں پہ جاتے ہیں اور دکانوں سے یا گھروں سے یا کہیں اور

جگہوں سے وہ معلومات حاصل کرتے ہیں کہ آپ کے پاس جو ہے تو وہ کوئی کیمرہ جو آپ نے لگایا ہوا ہے، کسی کے پاس دو دن کا Backup ہوتا ہے، کسی کے پاس چار دن کا Backup ہوتا ہے، کسی کے پاس پانچ دن کا Backup ہوتا ہے۔ تو یہ Safe City Project ہے جس کی میں بات کر رہی ہوں یہ بہت زیادہ Important ہے ہمارے صوبے کے لئے اور خاص طور پر جہاں میں صوبے کی بات کر رہی ہوں ہر جگہ یہ ہونا چاہیے لیکن پشاور میں چونکہ زیادہ تر وار داتیں پشاور، چارسدہ، مردان اور یہاں پہ ہورہی ہیں تو یہاں یہ Safe City Projects جو ہیں تو پورے صوبے کے لئے بہت زیادہ Important ہیں۔ دوسری بات جو پولیس کی میں یہ سمجھتی ہوں کہ DNA Laboratory ابھی تک کوئی نہیں بنی، اس پہ میں تقریباً کوئی پندرہ سالوں سے بات کر رہی ہوں کہ یہاں پہ DNA Laboratory جو ہے تو وہ اپنی Forensic Laboratory ہونی چاہیے تاکہ ہمارے جو Samples ہیں وہ لاہور، پنجاب میں نہ جائیں اور وہ یہاں پہ ریزلٹ جو ہے تو وہ دو دن میں یا ایک دن میں وہ جو ریزلٹ ہے تو وہ دے دیں۔ تو ہمارے پاس Forensic Laboratory یہاں پہ پولیس کے پاس کوئی نہیں ہے جس کا ہونا ان جرائم کی کمی کے لئے اور Safe City کا ہونا ان جرائم کی کمی کے لئے از حد ضروری ہے۔ پھر جناب سپیکر صاحب، میں بات کروں گی کہ پولیس کے پٹرول پہ اس دفعہ پہلی دفعہ جو ہے تو وہ حکومت نے Cut لگایا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ پولیس کو پٹرول نہیں دیتے ہیں، اگر آپ پولیس کو پٹرول جب نہیں دیتے ہیں تفتیش نہیں ہوتی ہے، پٹرول نہیں دیتے ہیں، پٹرولنگ نہیں ہوتی ہے، پٹرول نہیں دیتے ہیں تو آپریشن جو ہے تو آپریشن پہ، جو آپریشن لیول ہے اس پہ تو فرق پڑتا ہے۔ پٹرول نہیں دیتے ہیں تو تمام پولیس اس سے Affect ہوتی ہے، چاہیے تو یہ کہ پولیس کی کسی مدد پہ بھی کوئی Cut نہ لگایا جائے۔ چوتھی بات پولیس کے بارے میں کرنا چاہ رہی ہوں، وہ یہ ہے کہ ان کی تنخواہیں پنجاب کی پولیس سے بہت کم ہیں جن کی وجہ سے میں نے بار بار یہاں پہ ریکویسٹ کی ہے کہ چلیں جی تنخواہیں اگر نہیں بڑھاتے ہیں تو ان کا جو چھ سو اسکٹھ (661) روپے ماہانہ جو ان کو آپ کھانے کے لئے دیتے ہیں تو سات روپے فی کھانا ان کا آتا ہے مجھے بتائیں آج روٹی کس بھاؤ پہ جارہی ہے ایک روٹی اگر کوئی لے تو، اور اگر ایک پلیٹ اگر کوئی مطلب چنے کی دال کی لے گا تو وہ کتنے کی آئے گی؟ مطلب کم از کم سو روپیہ جو ہے تو اس پہ لگتا ہے ایک وقت کے کھانے پہ۔ تو اس چھ سو اسکٹھ (661) کو بڑھانے کے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کو 10 ہزار جیسا کہ پنجاب پولیس میں ہے وہاں پہ تو یہاں پہ بھی 10 ہزار روپے ہونے چاہیے۔ پھر جناب سپیکر صاحب، ان کے ساتھ ظلم یہ ہوا پولیس کے

ساتھ، پولیس دیکھیں بہت زیادہ ہماری ریڑھ کی ہڈی کے مطلب طرح کام کرتی ہے، پولیس نہیں ہوگی تو جرائم بڑھتے چلے جائیں گے۔ جرائم پہ میں ابھی آتی ہوں وہ میری پوری آدھے گھنٹے کی تقریر ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان کا 15% Risk Allowance بڑھا کے اور ان سے DRA Allowance کا جو ان کو دینا تھا، وہ انہوں نے ان کو نہیں دیا جس سے کہ ان میں ظاہر ہے بے چینی پائی جاتی ہے۔ اب آتی ہوں جناب سپیکر صاحب، میں اپنی تقریر کی طرف، یہ تو پولیس کے حق میں جو باتیں ہیں وہ تھیں۔ خیبر پختونخوا میں بچوں کی اموات حالیہ جو واقعات ہیں اس میں بچوں کے اغواء اور زیادتی کے کیسز میں اس سال 90% اضافہ دیکھنے میں آیا جو کہ Express Tribune کی رپورٹ ہے جو 2022 میں پشاور کے علاقے شہید آباد میں ماموں نے دس سالہ کم سن بچی کو قتل کر دیا۔ جولائی 2022 اتوار کو صوبائی دارالحکومت کے علاقے صدر سے سات سالہ جبہ نامی لڑکی کی لاش برآمد ہوئی اور ان سب کے ساتھ جناب چیئرمین صاحب، ان سب کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ جولائی 2022 ماہ نور نامی گیارہ سالہ بچی کو کینٹ کے علاقے میں ریلوے کوارٹرز میں قتل کر دیا گیا ہے، اس کے جسم پر تشدد کے نشانات اور زیادتی کی جو ہے وہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایبٹ آباد کی ابھی اگر بات کروں تو 11 جولائی 2022 کو ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں میں تین سالہ عبدالہادی کو کزن نے جنسی تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد قتل کر دیا۔ چار سہ پولیس کے، چار سہ کے بارے میں بات کروں تو پولیس تفتیش کاروں کے مطابق 12 جولائی 2022 کو ایک نابالغ لڑکی مریم کو اس کے اپنے والد نے چند روز قبل چار سہ میں قتل کر دیا۔ خیبر پختونخوا میں بچوں سے زیادتی اور اموات کے کیسز جو ہیں وہ Express Tribune نے رپورٹ کئے ہیں کہ سنٹرل پولیس آفس میں سی پی او کے مطابق صوبے بھر میں بچوں سے جنسی زیادتی کے 360 واقعات ریکارڈ کئے گئے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں 2019 میں Molestation کے 185 کیسز، سال 2020 میں 23 کیسز اور 2021 میں 360 کیسز سامنے آئے جو کہ پریشان کن اضافے کا اعلان منہ کھول کے کر رہے ہیں۔ CPO Data ان کیسز کو جنس کی بنیاد پر دو زمروں میں تقسیم کرتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ 2010 میں 135 لڑکوں اور 50 لڑکیوں کے ساتھ جناب چیئرمین صاحب، زیادتی ہوئی ہے۔ 2020 میں 272 لڑکوں اور 51 لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور 2021 میں 311 لڑکوں اور 49 لڑکیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی۔ اعداد و شمار کے مطابق 2019 میں 248، 2020 میں 468 اور 2021 میں 177 ملزمان کو پولیس نے گرفتار کیا اور زیادہ تر ناقص تفتیش کی وجہ سے بری ہو گئے۔ جناب سپیکر، اس پہ میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں پولیس

کی تفتیش زیادہ Important اسی لئے ہوتی ہے کہ ہمارے پاس مطلب جو ابتدائی تفتیش جو ہوتی ہے یہ 72 گھنٹوں پر محیط ہوتی ہے، 72 گھنٹوں میں اگر کوئی بچہ اغواء یا بچی اغواء ہو جاتی ہے یا اس کو زیادتی کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا جاتا ہے، اگر 72 گھنٹوں میں وہ بازیاب نہ ہو یا اس کی لاش بازیاب نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کبھی بھی بازیاب نہیں ہوگی۔ جناب سپیکر صاحب، اسی طرح ساتھ ہی گھریلو تشدد بل جو کہ دو سال پہلے پاس ہوا ہے، میں ضلعی کمیٹیاں جس میں انہوں نے ترمیم پیش کی تھی اور جس میں کہ ضلعی کمیٹیاں بنانے کی تجویز جو ہے وہ ہشام خان جب منسٹر صاحب تھے سوشل ویلفیئر کے تو انہوں نے وہ کمیٹیاں بنانے کی تجویز جو ہے، اس کو Amendment کو قبول کر لیا تھا جس سے کہ Harassment اور گھریلو تشدد کے معاملات کو دیکھنا تھا لیکن دو سال ہو گئے ہیں کہ وہ کمیٹیاں نہ بن سکیں اور نہ ان پہ کوئی پیشرفت ہو سکی۔ جناب سپیکر صاحب، اس پہ بار بار اس اسمبلی میں آواز اٹھائی گئی لیکن آواز کو دبا دیا گیا۔ ڈیڑھ ماہ پہلے سوشل ویلفیئر کے وزیر نے یقین دہانی یہاں پہ فلور آف دی ہاؤس کروائی تھی کہ میں پندرہ دن کے اندر اندر یہ کمیٹیاں جو ہیں وہ مطلب بناؤں گا اور اس کے بعد پندرہ دن کیا کہ ابھی آج چوتھا پانچواں مہینہ ہو گیا ہے کہ کوئی اس پہ شنوائی نہیں ہوئی ہے اس لئے میں مجبوراً محکمہ سوشل ویلفیئر کے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف تحریک استحقاق ہاؤس میں لانے کے لئے مجبور ہوں کیونکہ اس سے پورے ہاؤس کا وقار مجروح ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگست 2021 میں سوات میں تین بہن بھائی پر اسرار حالات میں لاپتہ ہو گئے۔ والدین نے KP کے وزیر اعلیٰ سے واقعے کا نوٹس لینے اور ان بچوں کو بازیاب کرانے کی اپیل کی ہے تاہم ابھی تک کوئی کارروائی یا کوئی بھی اس کے نتائج برآمد نہیں ہو سکے۔ مارچ 2021 میں خیبر پختونخوا کے ضلع کوہاٹ کے علاقے خٹک کالونی میں ایک نالے سے چار سالہ بچی کی لاش ملی جو ایک روز قبل لاپتہ ہوئی تھی لیکن ابھی تک اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ جناب چیئرمین صاحب، جنوری 2021 میں لوئر دیر سے بارہ سالہ بچی لاپتہ ہو گئی تھی جب کہ نو تھہ پشاور سے پانچ سالہ بچی زینب لاپتہ ہو گئی تھی جس کا آج تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ جناب سپیکر، 2020 میں نوشہرہ میں زیارت کا صاحب میں آٹھ سالہ بچی کو اغواء کر کے زیادتی کر کے قتل کر دیا گیا جس کا مجرم ابھی تک پکڑا نہیں گیا۔ اسی طرح تفتیشی نظام چونکہ میں نے پہلے بتایا تفتیشی نظام ناقص ہے جس میں Forensic Testing Body جو Forensic Testing یا DNA جو ہے تو Fingerprints record کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ مجرموں کا DNA، Fingerprints کاریکارڈ رکھنا ہر تھانے کے لئے اور اس کو کمپیوٹر ائز کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ایک ایسا نظام بنایا جائے کہ جس میں

عادی مجرموں کا یہ ریکارڈ ہو، Fingerprints ہوں، ان کے ساتھ ان Data موجود ہو اور وہ تمام ایک کمپیوٹر کے ذریعے اور ان کو تمام تھانوں کے ساتھ منسلک کیا جائے کہ جہاں سے کوئی قتل ہوتا ہے، جہاں سے کوئی بچی اغواء ہوتی ہے، جہاں سے کوئی بچہ اغواء ہوتا ہے، اس کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو فوراً جیسا کہ اگر آپ کو یاد ہو تو ہم بچپن میں سنا کرتے تھے کہ تھانوں میں مجرموں کی تصاویر بھی لگتی تھیں اور ان کی باقاعدہ Files بھی موجود ہوتی تھیں لیکن اب یہ نظام بالکل ختم ہو چکا ہے اور نہ ہی کوئی نیا نظام Introduce ہوا ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اب اس میں جب Fingerprints کا کوئی، مجرموں کا DNA Test یہ رکھنا لازمی ہے کیونکہ بہت سے مجرم عادی ہوتے ہیں۔ ایک ہی مجرم جو ہے تو بار بار یہ کام کرتا ہے اور اگر اس کی Forensic یعنی اگر اس کا Fingerprints اور یہ تمام چیزیں ہوں تو یہ پکڑا جائے گا۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، جو شفاف Data جو ہے تو وہ جہاں پہ ایک کمپیوٹر میں رکھا جائے اور اس کو تمام تھانوں کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، خیبر پختونخوا میں آج تک لاپتہ بچوں کے سرکاری اعداد و شمار سامنے نہیں آسکے صرف چند ہی کیسز اخبار میں آتے ہیں جو پھر میڈیا میں نمایاں ہوتے ہیں اور چند دنوں کے بعد دم توڑ جاتے ہیں، دم توڑ جاتے ہیں، مطلب (مداخلت) نہیں دیکھیں نایہ بہت بچوں کا اور ان کا ہے آپ کو مجھے پتہ ہے، اسی لئے تو میں کہتی ہوں کہ جمعہ کے دن (مداخلت) نہیں نماز اپنی جگہ، نماز اپنی جگہ لیکن یہ ان لوگوں کے بچوں، خدا نخواستہ میرا بچہ، آپ کا بچہ یا کسی اور کا بچہ اس طرح غائب ہو جائے اور اس کے ساتھ زیادتی ہو اور اس کو پھر قتل کر دیا جائے تو آپ کیا سوچیں گے؟ اسی لئے میں کہتی ہوں کہ جمعہ کے دن یا تو یہ Debate نہ رکھا کریں اور یا پھر اگر Debate رکھتے ہیں تو پھر ٹائم پہ آیا کریں۔ ہم پورے دس بجے آئے ہیں ساڑھے گیارہ بجے ہمارا اجلاس شروع ہوا ہے، تو اب ڈیڑھ گھنٹے کی وہ تو میں تو ذمہ دار نہیں ہوں نام میں نے تو اپنا پورا یہ جو تحریک التواء ہے، اس کو پڑھنا ہے اور حقائق کو سامنے لانا ہے کہ کیا کیا وجہ ہیں کہ جس کی وجہ سے ہماری جو تفتیش جو ہے وہ ناقص اس میں جا رہی ہے جناب سپیکر صاحب۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، 2020 میں بچوں سے زیادتی کے واقعات 2960 واقعات میں سے 1510 لڑکیاں اور 1450 لڑکوں کا جنسی استحصال، جنسی استحصال ہوا ہے۔ 2019 کے مقابلے میں بچوں سے زیادتی کے واقعات میں 4% اضافہ دیکھنے میں آیا ہے صرف خیبر پختونخوا میں 2015 کیسز ریکارڈ کئے گئے ہیں۔ سال 2020 کے ظالمانہ تعداد سے پتہ چلتا ہے کہ بچوں سے زیادتی کو 1780 کیسز میں جانے والے سرفرست ہیں،

109 کیسز سرسوز فراہم کرنے والے تھے کا کل 91 کیسز خاندان کے افراد اور رشتہ دار تھے اور 92 کیسز میں پڑوسی ملوث تھے۔ 168 واقعات میں اجنبی افراد بچوں کے ساتھ زیادتی میں ملوث پائے گئے۔ خیبر پختونخوا میں بچوں کے لاپتہ ہونے کے واقعات بلاشبہ بڑھ رہے ہیں دونوں رپورٹ شدہ اور غیر رپورٹ شدہ۔ جناب سپیکر صاحب، متعلقہ صوبہ خیبر پختونخوا میں DNA Test کی کوئی سہولت نہیں ہے کیونکہ قریب ترین لیبارٹری پنجاب میں واقع ہے۔ متعلقہ حکام کے پاس سزایافتہ جنسی مجرموں کے مرکزی Data کا کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ پشاور میں City Project کا City Project جو ہے، Safe City Project جو ہے وہ ایک سفید ہاتھی بن چکا ہے جس میں کہ 2009-2010 سے ہر سال سرکاری خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا ہے تاہم سرکاری محکموں کے درمیان عدم دلچسپی اور جھگڑے کی وجہ سے ٹیکنالوجی کے ذریعے پشاور کو محفوظ بنانے کا عملی کام نہیں ہوا۔ 2022-23 کے بجٹ میں حکومت نے اس منصوبے کے لئے مزید 500 ملین مختص کئے ہیں، خیبر پختونخوا حکومت اس منصوبے کے ذریعے بچوں کا تحفظ یقینی بنائے۔ بچوں کے اغواء ہونے کے پیچھے بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر خاندانی مسائل، شکاری رویہ لیکن قانون ساز اور متعلقہ اتھارٹی کا کردار سخت اقدامات اٹھانا اور بچوں کے مسائل کو حل کرنے کا عہد کرنا ہے۔ اغواء کے پہلے 72 گھنٹے جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ گم شدہ بچوں کے نہ ملنے کا امکان یہ ہوتا ہے کہ بچے کبھی بھی نہیں مل سکتے۔ جناب سپیکر صاحب، میں تھوڑا چھوڑ دیتی ہوں تاکہ کیونکہ وہاں پہ لوگوں کو مسئلہ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، لاپتہ بچوں کا مکمل Data record دستیاب نہیں ہے اور نہ ہی شفاف طریقے سے فراہم کیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے سنگین مسائل ہمیں حکام کے لئے، Kidnapping کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگرچہ بچوں کا تحفظ اتنا ہی حساس معاملہ ہے، بچوں یا نوجوانوں کے تحفظ کے مراکز سے متعلق مقدمات کے لئے کوئی الگ Cell نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، یہ بات نوٹ کرنے کی ہے۔ جیلوں میں بالعموم کے ساتھ نابالغوں کو بھی رکھا جاتا ہے جو زیادہ خطرناک ہے۔ لوکل گورنمنٹ بچوں کے تحفظ کے پروگراموں میں شامل کیا جائے، ضلعی سطح پر کمیٹیاں قائم کی جائیں، حکومت Zainab Alert Bill جو ہے یا گھریلو تشدد بل پر عملدرآمد یقینی بنانے میں ناکام رہی ہے۔ پچھلے کچھ سالوں میں حکومت نے کچھ موبائل پر مبنی Application شروع کی ہے۔ Zainab Alert Bill جون 2021 میں وزارت انسانی حقوق نے پاس کیا لیکن اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے پورے ملک میں

آغاز ہوا لیکن ابھی تک پورے طریقے سے لاگو نہیں ہو رہا۔ ”Mera Bacha App“ خیر پختہ نخواستہ کے وزیر اعلیٰ محمود خان نے ”Mera Bacha Alert“ کا آغاز کیا۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جمعۃ المبارک کی اذان کے لئے ہال میں خاموشی)

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: سر! ”Mera Bacha App“ جو ہے اگر آپ اس کو Google پہ تلاش کریں تو کہیں بھی نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کوئی سنجیدہ اس پر اقدامات نہیں کر رہی ہے۔ اگر اقدامات کر رہی ہوتی تو Google پہ جب آپ Search کرتے کہ ”Mera Bacha App“ جو کہ محمود خان صاحب نے اس App کو بنایا ہے اور اس پہ اس نے گمشدہ بچوں کے تلاش کے لئے اور ان کے لئے تو وہ کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، بہت حقائق میرے پاس موجود ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ اس وقت تمام لوگ جو ہیں تو کوئی بھی مطلب میرا خیال ہے کہ ہم سب لوگ ہی بیٹھے ہوئے ہیں اور سب لوگوں نے ان پہ بات بھی کرنی ہوگی لیکن میں مختصر آئیہ کہنا چاہوں گی کہ بہت ہو گیا اب ہمارے بچوں کے ساتھ زیادتی، بہت ہو گیا ہمارے بچوں کے ساتھ زیادتی، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی ایسی بنائیں کہ جو ہر طریقے سے اس گمشدہ بچوں کی اور ان کے لئے کوئی تجاویز دے سکے، اس پہ کوئی کام کر سکے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میں نے کام اس وقت سے Start کیا تھا جب پہلا واقعہ قصور میں تین سو بچوں کے ساتھ ہوا تھا اور ان کی جو ویڈیوز ہوئی تھیں پھر اس کے بعد اسلام آباد میں ہوا تھا پھر زینب کے معاملے میں میں نے بات کی تھی، پھر یہاں پر میں نے بات کی تھی۔ ہر اس جگہ پہ پہنچی ہوں کہ جہاں سے بچہ گم ہو جاتا ہے اور پھر اس کی لاش اس طریقے سے ملتی ہے کہ اس کو زیادتی کا نشانہ بنایا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ جو ہے تو جنسی زیادتی کر کے اور اس کو بے دردی سے قتل کر کے پھینک دیا جاتا ہے تاکہ اس کو بھڑیے کھالیں تاکہ اس کو کتے کھالیں تاکہ اس کو، جو بھی جانور کھالیں وہ کھالیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت Important مسئلہ ہے اور اس پر میں چاہوں گی کہ یہ بحث Continue رہنی چاہیے اور اس کو آپ Monday کو بھی Continue رکھیں تاکہ دوسرے میرے جو بہن بھائی ہیں وہ بھی اس پہ اچھی تجاویز لیکر آسکیں۔ میرے پاس اور بھی بہت چیزیں ہیں بتانے کے لئے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی اگر آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہو تو میرا خیال ہے کہ تھوڑی بات کو بہت سمجھا جائے کیونکہ میں نے پورا Data دیا ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اس معاشرے میں اور خاص کر KP میں تو میرا خیال ہے کہ اس کو ایک ڈیسک، ایک سپیشل پولیس فورس بنائی جائے، ایک سپیشل پولیس کو یہ ٹاسک دیا جائے کہ خدا کے لئے جو ماں

باپ کی اجڑی ہوئی گودیں ہیں ان کو اس طریقے سے تو رسوا نہ کریں کہ ان کا Rape بھی ہو اور ان کی Body بھی ان کو اس حالت میں ملے کہ آدھی کتوں نے کھائی ہو اور آدھی جانوروں نے کھائی ہو اور وہ بچہ یا بچی جو ہے تو وہ اس کو دیکھ کے جو ہے وہ ساری عمر جو ہے تو روتے رہیں اور تا قیامت جو ہے تو اللہ سے دعا کرتے رہیں کہ یا اللہ ہم کن محافظوں کے ہاتھوں میں پڑ گئے ہیں۔ Thank you very much۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت): سر!

جناب مسند نشین: جی تیمور صاحب!۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: آپ اس پہ بحث کریں گی؟ ابھی نماز کا نائم ہے صبح جو تلاوت ہوئی تھی وہ بھی جمعہ کے بارے میں تھی کہ جب اذان ہو جائے تو بس ختم کرنا چاہیے۔ جی تیمور صاحب!
وزیر خزانہ و صحت: سر! میری تجویز ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر خزانہ و صحت: خبرہ واؤری کنہ؟

جناب مسند نشین: وہ بات کر لیں نا۔

(شور)

وزیر خزانہ و صحت: یا خدا یا۔ سر! پہلی چیز یہ ہے جیسے نکتہ بی بی نے کہا۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ و صحت: خبرہ واؤری کنہ؟

جناب مسند نشین: بات تو سنیں وہ بھی بات کر لیں نا، وہ بھی بات کرے گا۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: اچھا اس کو بات کرنے آپ نہیں دیں گی۔

وزیر خزانہ و صحت: سپیکر صاحب! یہ بڑا Important issue ہے۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ وصحت: بس تھیک دہ تھیک دہ کنبینہ کنبینہ۔ سر! یہ بڑا Important issue ہے اور میں نگہت بی بی کی تقریباً ساری باتوں کو سپورٹ کرتا ہوں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کیونکہ ابھی نماز کا وقت ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر خزانہ وصحت: نگہت بی بی! خبرہ واؤرئی کنہ۔ پہلی چیز۔۔۔۔۔
جناب مسند نشین: وہ بھی بات کر رہا ہے اس پہ نا؟

(شور)

جناب مسند نشین: وہ بات نہ کریں اس پہ؟

(شور)

وزیر خزانہ وصحت: سر! پہلی چیز۔ چونکہ پوائنٹس کرتے، نمبر ایک۔ بالکل ہم سپورٹ کرتے ہیں اس Issue پہ کمیٹی کو بنا چاہیے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ اس کے ساتھ جو Link ہے یہ Discussion اگر یہ خواتین جو ہیں وہ دو منٹ سنیں تو یہ Discussion بھی Continue ہونی چاہیے جو Monday کو سیشن ہو گا اس کو Continue کریں تاکہ ان کو بھی بولنے کا ٹائم ملے لیکن یہ کسی اور کو بولنے کا ٹائم نہیں دیتی۔ خیر Monday کو یہ Discussion بھی ہم سپورٹ کرتے ہیں کہ Continue ہو تاکہ ان کو آرام سے بولنے کا ٹائم مل جائے۔ Important issue ہے اس پہ ہم سب ایک ہیں، کمیٹی بھی بننی چاہیے۔ تیسری چیز جو Safe City کی بات ہوئی۔ Safe City کے لئے ہم نے پیسے بھی منظور کئے ہیں لیکن یہ Safe City کا کام دس سال سے چل رہا ہے ابھی تک Implement نہیں ہوا۔ میں نے کوشش کی ہے یہ ڈھونڈنے کی کہ کیوں نہیں ہو رہا۔ پولیس والے شاید Procurement کرنے سے ڈر رہے ہیں جو بھی ہے، وہ بھی اس کمیٹی کے سامنے آنا چاہیے۔ چیف منسٹر صاحب نے تقریباً دو مہینے پہلے ایک بریفنگ دی تھی جس میں میں بھی تھا، اس میں آئی جی صاحب بھی تھے۔ ان کو Instructions دی گئی تھیں کہ دسمبر میں اس کا پہلا Phase complete ہونا چاہیے تو اس کمیٹی کو یہ Safe City کا بھی دیکھنا چاہیے اور صرف ریکارڈ کے لئے میں چوتھی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس کی تنخواہیں ہم بڑھا رہے ہیں، DRA کے Equivalent ان کا ہم نے Risk Allowance بڑھا دیا۔ اس پر بھی Monday کو بات کرتے ہیں۔ نماز کے وقت کی وجہ سے ہم نے صرف مناسب سمجھا کہ ابھی جو ہے وہ Summaries کیا جائے کیونکہ

نگہت بی بی نے بڑی ضروری تقریر کی تھی۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہوگی سپیکر صاحب، کہ آپ کمیٹی بھی بنائیں اور ڈسکلشن کو بھی اسمبلی کے اگلے دن کو Continue رکھیں۔

جناب مسند نشین: نماز کا ٹائم ہے جن جن نے Applications دی ہیں اس پہ بحث کرنے کے لئے، اس کو ان شاء اللہ Monday کو Continue کر لیں گے۔ ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: Monday کو کرنا ہے ابھی ٹائم ہی اتنا نہیں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: جی Monday کو اس کو Continue کر لیتے ہیں۔

(شور)

جناب مسند نشین: ٹائم اتنا نہیں ہے ابھی۔ The sitting is adjourned till 02:00 pm Monday, 25th July 2022.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 25 جولائی 2022ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)